ماہنامہ

نوائے صوفیہ انٹرنیشنل

اسلام آباد

شمارہ نمبر 120

قیمت -/45 روپے

ستمبر 2014ء



مرکز تجلیات (مسجد ابراہیمی) چلو بروق کا روح پرور منظر

جہاں سالکین راہِ خدا ہر سال سہ روزہ، چالیس روزہ اور نوے روزہ اعتکاف نشینی سے
روحانی فیوض و برکات و تزکیہ نفس کی سعادت حاصل کرتے ہیں

تفکر و تذکر

ملتِ نوربخشیہ: تاریخ کے اہم موڑ پر

اداریہ

قرآن مجید فرقانِ حمید میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے:

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔

ترجمہ: 'اور تم ہمت مت ہارو اور رنج مت کرو اور غالب تم ہی رہو گے اگر تم پورے مومن رہے۔'

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے لطف و کرم سے نوائے صوفیہ کو منصۂ شہود میں آئے تیس برس کی طویل مدت گزر گئی ہے۔ اس تمام عرصے میں احیائے تصوف کا ترجمان یہ ہر دلعزیز رسالہ مختلف نشیب وفراز سے گزرتا رہا ہے۔ لیکن نوائے صوفیہ کے مخلص کارکنوں کے غیر متزلزل عزم اور اس کے قارئین کی غیر مشروط محبت اور حمایت کے باعث یہ رسالہ استقلال کے ساتھ کامیابی کی نت نئی منزلیں طے کرتا جا رہا ہے۔ نوائے صوفیہ نے عالمِ اسلام اور دنیائے تصوف کی بالعموم اور مسلکِ صوفیہ نوربخشیہ کی بالخصوص گراں قدر خدمت کی ہے۔ اگر چہ یہ خدمت ایسی ہے کہ ٹھوس شکل میں نظر نہیں آتی لیکن اس کا ادراک ضرور کیا جا سکتا ہے۔ بغیر کسی بیرونی امداد یا سرکاری سرپرستی کے اپنی مدد آپ کے تحت اور رضاکارانہ بنیادوں پر چلنے والا یہ واحد رسالہ ہے، جو اتنی طویل مدت سے آب و تاب کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور اس کی کامیابی کا سفر انشاء اللہ العزیز ہمیشہ جاری و ساری رہے گا۔ اس مدت میں نوائے صوفیہ اور نوربخشی قوم دونوں ہی طرح کے نشیب وفراز سے گزرے ہیں۔ ملتِ نوربخشیہ کے امتیازی تشخص کو برقرار رکھنے کے لیے نوائے صوفیہ اور علماء و زعمائے نوربخشیہ نے طرح طرح کی مشکلیں برداشت کی ہیں، تاکہ فروغِ اتحاد بین المسلمین اور احیائے تصوف و دین کے لیے اسلاف کی بے مثال قربانیوں کے نتیجے میں حاصل ہونے والے مثبت نتائج کا تسلسل قائم رکھا جا سکے۔ اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ ماضی قریب میں نوائے صوفیہ کی اشاعت اکثر تعطل کا شکار رہی ہے، جس کی بنیادی وجہ ادارے کی مالی مشکلات اور علما اور دانشوروں کی طرف سے قلمی تعاون کا فقدان ہے۔ حالتِ زار کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ ملتِ نوربخشیہ میں اس وقت ایک سے ایک بہتر قلم کار موجود ہے لیکن گزشتہ تین مہینوں میں نوائے صوفیہ میں اشاعت کے لیے کوئی قابلِ قدر مضمون وصول نہیں ہو سکا۔ یہ لمحۂ فکریہ ہے۔ اگر نوربخشی سکالر اسی قسم کی بے نیازی کا مظاہرہ کرتے رہیں گے تو مجبوراً غیر نوربخشی قلمکاروں کی نگارشات شائع کرنا پڑیں گی اور نوائے صوفیہ کا اہلِ صوفیہ نوربخشیہ کا واحد ترجمان ہونے کا تشخص ختم ہو جائے گا۔ 'مجموعۂ شریعت محمدیہؐ' اور 'آپ کے مسائل اور ان کا حل' دو اہم ترین سلسلے تھے، جن کا تسلسل قبلہ علامہ صاحب کی علالت کے بعد ختم ہو چکا ہے اور ہماری گزارشات کے باوجود علمائے نوربخشیہ نے اس خلا کو پُر کرنے کی کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی۔ علاوہ ازیں نوائے صوفیہ کے مستقل قلم کاروں نے بھی اس رسالے سے تعاون کا ہاتھ کھینچ لیا ہے حالانکہ انہیں یہ حقیقت اچھی طرح معلوم ہے کہ ان کے قلم کی سیاہی کی اہمیت شہید کے خون سے بھی بڑھ کر ہے۔ افسوس علمائے نوربخشیہ دنیا کمانے کے چکر میں پڑ گئے ہیں اور دین کی آبیاری کے فریضے سے بالکل کنارہ کش ہو چکے ہیں۔

ان حوصلہ شکن حقائق کے باوجود اراکین نوائے صوفیہ مایوس نہیں ہیں اور تا حیات اس نیک مشن کو ہر قیمت پر جاری و ساری رکھنے کا مصمم عہد کیے ہوئے ہیں۔ نشر و اشاعت کی اہمیت نوائے صوفیہ میں بہت سے مضامین اور اداریے لکھے جا چکے ہیں مگر افسوس کچھ عناصر اس

قسم کی باتیں کرنے لگے ہیں کہ نوربخشیوں میں کتابوں کی اشاعت ہی افتراق کا باعث بن رہی ہے۔ ہم تو کتابوں کے ہی خلاف ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ہمارے نزدیک کوئی سوچ اس سے بڑھ کر جاہلانہ نہیں ہو سکتی۔ کتاب سے، علم سے اور روشنی سے اگر اختلاف وافتراق پیدا ہوتا ہے تو کیا جہالت اور تاریکی سے اتفاق کو فروغ ملے گا؟ سلسلۃ الذہب کے عظیم بزرگوں نے سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں کتب اور رسائل تصنیف فرمائے۔ افاضۂ علمی ان کی زندگی کا ایک مستقل اور اہم ترین مشن تھا۔ آج وہ سب کتابیں دیمکوں کی غذا بن رہی ہیں اور اکیسویں صدی کا روشن خیال نوربخشی کہہ رہا ہے کہ ان کتابوں کی اشاعت سے اختلاف وانتشار پیدا ہوگا۔ افسوس صد افسوس۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہمارے بزرگوں کی عظیم تصانیف اسی عالم کے فروغ کے لیے بہترین لائحہ عمل ہیں۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں اس حقیقت کا ادراک کیا جا چکا ہے اور اہل مغرب تعلیمات تصوف میں انسانیت کے مستقبل کی نجات دیکھ رہے ہیں اور ہمارے ہاں ایک ترقی معکوس کی کوشش ہو رہی ہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ ان عناصر کو اپنا مال و دولت عزیز ہے اور دین سے دلچسپی نہیں۔ ان سے جب نشرواشاعت کے لیے تعاون کی اپیل کی جاتی ہے تو وہ اپنی جان چھڑانے کی خاطر مخلص دینی کارکنوں کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں۔

لیکن دوسری طرف حوصلہ افزائی کرنے والوں کی بھی کمی نہیں۔ بہت سے جدید تعلیم یافتہ نوربخشی ایسے ہیں جو نشرواشاعت کو نوربخشی قوم کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ وہ شعبۂ نشرواشاعت کو مضبوط بناتے ہوئے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر اہل صوفیہ نوربخشیہ کو دیگر اقوام وملل کے شانہ بشانہ چلنے کے قابل بنانے کو اس مسلک کے بقا، سلامتی اور استحکام کے لیے ضروری اور لابدی خیال کرتے ہیں۔ یہی وہ باشعور اور باحمیت نوجوان ہیں جو نوائے صوفیہ کے اشاعتی مشن سے کلی طور پر متفق ہیں۔

ملت نوربخشیہ کے لیے ایک عظیم خوشخبری مدرسہ شاہ ہمدان کی عظیم الشان عمارت کی تعمیر ہے۔ انشاء اللہ یہ عظیم منصوبہ تکمیل کے بعد شاہ ہمدان انٹرنیشنل تصوف یونیورسٹی کے قیام پر منتج ہوگا جہاں دین اور تصوف کی تعلیم کے ساتھ طلبا کو جدید سائنسی تعلیم سے بھی آراستہ کیا جائے گا۔ ساتھ ساتھ شاہ ہمدان کے اشاعتی شعبے کو مضبوط تر کرنے اور نوربخشی اسلاف کے عظیم علمی ورثے کی نشرواشاعت کی غرض سے شاہ ہمدان پریس اینڈ پبلی کیشنز کا قیام بھی عمل میں لایا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں انتظامات کو حتمی شکل دی جا چکی ہے اور مخلص مخیّر نوربخشی حضرات نے دل کھول کر عطیات پیش کیے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس سلسلے میں کوئی عوامی چندہ نہیں کیا گیا اور مخلص تعلیم یافتہ، روشن خیال اور دردمند نوربخشیوں سے تعاون کی اپیل کی گئی ہے۔ انشاء اللہ العزیز عید سعید کے ساتھ نوربخشی قوم کو اس ادارے کے قیام کی خوشخبری بھی ملے گی۔ مجوزہ شعبۂ نشرواشاعت شاہ ہمدان انٹرنیشنل تصوف یونیورسٹی کا قیام انشاء اللہ مسلک صوفیہ نوربخشیہ کی علمی نشاۃ ثانیہ کا نقطۂ آغاز ثابت ہوگا، اور انشاء اللہ حضرت شاہ ہمدان اور حضرت شاہ سید کے مبارک ادوار کی یاد ایک بار پھر تازہ ہو جائے گی۔

رحمتوں کی خوشبو:

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے اور انشاء اللہ العزیز نوائے صوفیہ کا موجودہ شمارہ ماہ صیام میں ہی عید الفطر سے قبل قارئین کے ہاتھ میں ہوگا۔ موجودہ شمارے میں روزے کے فضائل سے متعلق زیادہ مضامین شامل کیے گئے ہیں۔ آئندہ شمارے میں عید الاضحیٰ سے مربوط مضامین شائع کیے جائیں گے۔ نوائے صوفیہ کے قلمی معاونین نوٹ فرمالیں۔ ساتھ ہی مستقل قلم کاروں سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ اپنی روزمرہ مصروفیات سے وقت نکال کر ملت نوربخشیہ کے واحد ترجمان نوائے صوفیہ کے ساتھ اپنے قلمی تعاون کا سلسلہ دوبارہ جاری کریں۔ شعبۂ نشرواشاعت کے قیام کے ساتھ نوائے صوفیہ کی اشاعت کو بھی بروقت بنانے کا ارادہ ہے جس کے لیے اہل قلم کا قلمی تعاون اور قارئین کا مالی تعاون نہایت ضروری ہے۔ مستقل نمائندوں کو اس سلسلے میں خصوصی کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ رسالے کے چندہ

باقی صفحہ نمبر 7 پر

قرآنیات

القرآن المجید

مولوی عبد الحمید

فرمانِ خداوندی ہے:

هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَه. وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ. عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ. تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً. تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ. لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ. لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ. وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ. فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ.

(سورۃ الغاشیہ ۱۔۱۰)

مشکل الفاظ کے معانی:

حَدِيْثُ	بات، خبر	غَاشِيَه	چھا جانے والی، گھیرنے والی
خَاشِعَةٌ	ذلیل	تُسْقٰى	پلایا جائے گا
عَيْنٍ	چشمہ	اٰنِيَةٍ	سخت گرم
ضَرِيْعٍ	ایک قسم کی جھاڑی	لَا يُسْمِنُ	موٹا نہیں ہوتا
نَّاعِمَةٌ	خوش وخرم (خوبصورت)		

ترجمہ:

کیا آپ کے پاس چھپا لینے والی (قیامت کی) خبر پہنچی ہے بہت سے کچھ چہرے اس دن ذلیل مصیبت کے بارے خستہ حال ہوں گے (وہ لوگ) دھکتی ہوئی آگ میں جائیں گے اور نہایت گرم (کھولتے ہوئے) چشمے کا پانی پلایا جائے گا۔ ان کے لیے کانٹے دار درختوں کے سوا کچھ بھی کھانا نہیں ہوگا۔ جو نہ بدن کو موٹا کرے گا اور نہ بھوک مٹائے گا۔ (جبکہ) بہت سے چہرے تروتازہ اور آسودہ حال ہوں گے اور اپنی محنت پر خوش ہوں گے۔ بلند و بالا جنتوں میں ہوں گے اور اونچے اونچے درخت ہوں گے۔ (پاکیزہ شراب) کے پیالے (قرینے سے) رکھے ہوں گے اور تکیے ایک قطار میں لگے ہوں گے اور مخملی مسندیں پھیلی ہوئی ہوں گی۔

تشریح:

دو گروہ:

قرآن مجید، سابقہ کتب سماوی اور احادیث مبارکہ کا مطالعہ کریں تو بنیادی طور پر دو گروہ نظر آتے ہیں۔ ایک حزب اللہ یعنی اللہ کی جماعت اور دوسری حزب الشیطان یعنی شیطان کی جماعت۔ ایک نیکو کاروں کا گروہ اور دوسرا بدکاروں کا گروہ۔ ایک اطاعت گزار اور دوسرا نافرمان اور سرکش گروہ۔ یہ دونوں گروہ کہیں انفرادی اور کہیں اجتماعی طور پر پائے جاتے ہیں۔ ایک جنت والے اور دوسرے جہنم والے۔ اسی لیے تمام انبیا علیہم السلام کی تعلیمات میں تین چیزیں ہمیشہ مشترک نظر آتی ہیں۔ ایک توحید ورسالت دوسرا اخلاق حسنہ اور تیسرا روز قیامت اور حشر ونشر۔ جب انبیا علیہم السلام اپنی قوم کو توحید پر قائم کرنے، شرک سے باز آنے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا پیغام سناتے تو کوئی تعجب کا اظہار کرتے، کوئی مطلق انکار کرتے، کچھ لوگ یقین کرنے سے انکار کرتے اور کچھ مختلف قسم کے سوالات کرنا شروع کر دیتے۔ چنانچہ قرآن مجید نے ان کی اس ہٹ دھرمی کو یوں بیان فرمایا۔ کفار کہتے ایان یوم الدین کہ قیامت کب آئے گی کبھی کہتے ءاذا کنا عظاما ورفاتا کیا ہماری ہڈیاں گل سڑ جائیں گی تو دوبارہ زندہ کرے گا۔ کبھی کہتے متی هذا الوعد ان کنتم صادقین قیامت اور حشر نشر کا وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم لوگ سچے ہو۔ اللہ رب العزت نے خوبصورت انداز میں ان کے ان اعتراضات کا جواب دینے کے ساتھ ساتھ ان کے انجام بد کو مفصل انداز میں بیان کیا ہے۔

دوزخیوں کا کھانا اور پینا:

دوزخیوں کو ان کی نافرمانی اور گناہوں کے حساب کی چیزیں دی جائیں گی۔ ایک جگہ یوں ارشاد ہوتا ہے: لایذوقون فیھا بردا ولا شرابا الا حمیما وغساقا جزاء وفاقا. دوزخی دوزخ میں نہ کوئی ٹھنڈک محسوس کریں گے اور نہ پینے کی کوئی چیز، سوائے گرم پیپ کے اور کھولتے پانی کے۔ اور جب بھوک ستائے گی تو کھانے کے لیے خاردار جھاڑ ملے گا۔ ضریع انکا کھانا ہوگا۔ جو ایک کانٹوں والی بوٹی ہے جو زمین سے چپٹی رہتی ہے۔

ضریع کا لفظ ہی کافر اور نافرمانوں کی خوراک کی حقیقت بیان کرنے کے لیے کافی ہوگا۔ مزید ان کے کھانے سے نہ دبلا پتلا جسم فربہ اور موٹا ہوگا اور نہ بھوک کی شدت میں کمی آئے گی

اہل جنت اور نیک بندوں کی عزت افزائی:

اہل جنت کے چہرے بارونق ہوں گے۔ جو زندگی بھر کوشش کرتے رہے ہوں گے انہیں دیکھ کر ان کی خوشی کی انتہا نہیں رہے گی فردوس بریں میں یہ اقامت پذیر ہوں گے۔ کوئی ایسی بات نہیں سنیں گے جو ان کے لیے ناگوار ہو ٹھنڈے اور میٹھے پانی کے چشمے ہر طرف بہہ رہے ہوں گے، جگہ جگہ ان کے لیے اونچے اونچے پلنگ بچھے ہوں گے۔ بڑے قرینے سے ساغر اور بلوریں جام رکھے ہوں گے۔

سورہ النساء میں جنت کی نعمتوں اور اللہ کی انعامات کا تذکرہ یوں فرمایا ہے: بلاشبہ پرہیزگاروں کے لیے کامیابی (ہی کامیابی ہے) ان کے لیے باغات اور انگوروں کی بیلیں ہیں اور جوان سال ہم عمر لڑکیاں اور چھلکتا ہوا جام ان کے لیے تیار ہے۔

سورہ الرحمن میں اہل جنت کے لیے انعامات کا ذکر اتنا خوبصورت الفاظ میں بیان ہوا ہے: جو رب کے روبرو کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے ان کے لیے دو باغ ہوں گے دونوں باغ پھلدار ٹہنیوں والے ہوں گے دونوں باغوں میں دو چشمے جاری ہوں گے ان دونوں باغوں میں ہر طرح کے میووں کی دو دو قسمیں ہوں گی۔ وہ (جنتی) تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے (ایسے) بستروں پر جن کے استر قادیر کے ہوں گے اور دونوں باغوں کا پھل نیچے جھکا ہوگا۔ یہ ان میں نیچی نگاہوں والی (حوریں) ہوں گی جن کو نہ کسی انسان نے چھوا ہوگا نہ اور نہ کسی جن نے یہ تو گویا یاقوت اور مرجان ہیں۔

حوروں کی شان:

حوروں کے جسم ریشم سے زیادہ نرم ان کے چہرے سفید، ان کے لباس سبز ان کے زیورات سونے کی طرح زرد ان کی انگوٹھیاں موتیوں کی طرح ان کی کنگھیاں سونے کی، حوریں اہل جنت کو یوں خوشخبری سنائیں گی۔

الا نحن الخالدات سند غوت ابدا الا نحن الناعمات فلا فاس ابدا طوبی عن کان لہ و کان لنا. اہل جنت غور سے سنو! ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ ہمیں موت نہیں آئے گی۔ سن لو! ہم نازک اندام ہیں اور خوبصورت ہیں۔ خوش قسمت ہے وہ جن کے حصے میں ہم آئیں گی اور وہ ہمارے حصے میں آئے گا۔

اللہ رب العزت نے سورہ الرحمن میں اپنی تمام انعامات کا تذکرہ فرمانے کے بعد جن باتوں کی تنبیہ فرما رہے ہیں: فبای الاء ربکما تکذبان. اے جن و انس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ کیونکہ رب کی نعمتوں کا شمار ممکن نہیں ہے۔ ان تعدوا نعمت اللہ لا تحصو ھا. تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو تم ان شمار نہیں کر سکتے کیونکہ بقول شیخ سعدی رحمۃ اللہ انسان ایک سانس میں ایک کسی بھی نعمت کا شکر ادا کر سکتے ہیں مگر ایک سانس میں اللہ کی دو نعمتیں ہیں۔ کیونکہ سانس اندر جاتا ہے تو تازہ ہوا (آکسیجن) کے ذریعے انسان کو تازگی ملتی ہے اور جب سانس باہر آتا ہے تو اندر سے گندی ہوا (کاربن ڈائی آکسائیڈ) کو باہر پھینک دیتا ہے چنانچہ انسان زندگی بھر بھی ایک لمحہ ضائع کیے بغیر اس کا شکر ادا کرتے رہیں تب بھی اس رب کی نعمتوں کا شکریہ ادا نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے محبوب ہونے کے باوجود نبی اکرمؐ بارگاہ الٰہی میں یوں التجا کرتے ہیں: سبحانک ما شکرنا ک حق شکرک۔ پاک ہے تیری ذات اے اللہ جتنا تیرا شکر ادا کرنے کا حق تھا ہم سے وہ حق ادا نہ ہوا۔ کیونکہ ہر شکر پر دوسرا شکر لازم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایک دفعہ شکر کی توفیق ہوئی۔ تو یہ اللہ کا

بندے پر ایک فضل اور عنایت ہوئی۔ چنانچہ فضل پر ایک شکر پھر لازم ہوگیا۔

لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً. فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ. فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ. وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ. وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ. وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ.

(سورۃ الغاشیہ ۱۱۔۱۶)

مشکل الفاظ کے معانی:

لاغیۃ	فضول، بیہودہ	عین جاریۃ	جاری چشمے
نمارق	تکیے	مصفوفۃ	قطار در قطار
زرابی	مخملی مسندیں	مبثوثۃ	پھیلی ہوئی

ترجمہ وتشریح: جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے۔ جنت میں چشمہ جاری ہوگا اس میں اونچے اونچے تخت (بچھے) ہوں گے اور ساغر (قرینے سے) رکھے ہوں گے اور گاؤ تکیے قطار در قطار لگے ہوں گے او ریشمی قالین بچھے ہوں گے۔ مذکورہ آیات میں بھی اہل جنت کی خاطر اللہ کی طرف سے اپنے مہمانوں کی خاطر مدارت کا بہت دلنشین انداز میں بیان فرمایا۔ نیز انہیں جو شرف پذیرائی بخشا جائے گا اس کا دلنواز انداز کیا خوب ہوگا۔

مذکورہ آیات کریمہ میں جنت کی کچھ مزید خوبیاں بیان ہوئی ہیں کہ جنت میں کوئی ایسی بے ہودہ اور ناپسندیدہ بات اور آوازیں نہیں سنیں گے جو ان کی طبیعت پر ناگوار گزرے بلکہ ہر طرف سے خوش رہو آباد رہو کی آوازیں اور خوشخبری سنتے رہیں گے۔ اہل جنت کے پینے کے لیے پاک وپاکیزہ چشمے بہہ رہے ہوں گے، بیٹھنے اور آرام کرنے، محفلیں سجانے کے لیے اونچے اونچے تخت بچھے ہوں گے۔ دوست و احباب کے ساتھ مل بیٹھیں گے اور پینے کے لیے ساغر قرینے سے رکھے ہوں گے اور پرسکون انداز میں ٹیک لگانے، نشست کے لیے گاؤ تکیے بڑے ترتیب سے لگے ہوں گے۔ اور اہل جنت کا بچھونا دنیاوی بچھونے کی طرح نہیں ہوں گے بلکہ قیمتی اور خوبصورت قالین بچھی ہوں گے۔ الغرض ہر طرح کی نعمتیں اور آسائشیں جنت والوں کے لیے تیار ہوں گی جو انسان کی تصورات سے کہیں بلند ہے اور انسان کی عقل، ان کا ادراک نہیں کر سکتی۔

اللہ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہم سب کو جنت کی بے بہا نعمتوں سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

☆☆☆☆☆

بقیہ: ملت نوربخشیہ: تاریخ کے اہم موڑ پر

جات کی بروقت ترسیل کو یقینی بنائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس توفیق سے سرفراز فرمائے کہ یہ عید ہمارے لیے دوہری خوشیاں لے کر آئے۔ آمین!

اپیل:

جن مخیر حضرات نے نشر واشاعت کی اہمیت سے کلی اتفاق کے باوجود شاہ ہمدان پریس اینڈ پبلی کیشنز کے لیے اپنے عطیہ جات ابھی تک نہیں پہنچائے ہیں ان سے خصوصی اپیل ہے کہ یہ وقت ہمارے لیے خصوصی آزمائش کا ہے۔ کیونکہ ۲۵ سے ۳۰ لاکھ کی مشینری کی فوری خریداری کے علاوہ ہمیں مزید ۱۵ سے ۲۰ لاکھ روپے دیگر متعلقہ مشینری اور دیگر اخراجات کے لیے فوری طور پر درکار ہیں۔ اس دور میں اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے افراد قوم میں کسی قسم کی کمی یا تنگی نہیں ہے اور جس طرح بعض نوربخشی حضرات نے ایک ایک لاکھ روپے کا عطیہ دیا ہے، بہت سے دیگر صاحب ثروت ابھی باقی ہیں جو اتنی رقم آسانی سے دے سکتے ہیں۔ یقیناً یہ خیر جاریہ ہے، جو آپ کی اخروی زندگی کا سامان بنے گا۔ مگر شیطان انسان کو فقر اور فاقے سے ڈراتا ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے مانع آتا ہے۔ اس وقت آپ جو بھی عطیات دیں گے وہ اشاعتی ادارے کے قیام کے بنیادی اور کلیدی مصارف میں استعمال ہوں گی اور انشاء اللہ العزیز اس کا اجر وثواب بھی زیادہ ہوگا۔ ہم بار دیگر گزارش کرتے ہیں کہ یہ کوئی عوامی چندہ نہیں ہے بلکہ صرف صاحب توفیق حضرات ہی اس میں حصہ لیں گے اور انہی سے تعاون کی ہماری اپیل اور گزارش ہے۔

علامہ محمد بشیر کے علاج معالجے کا سلسلہ بھی جاری ہے اور اس سلسلے میں بھی مخلص حضرات سے اپنا تعاون جاری رکھنے کی اپیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ☆

قرآنیات

تلاوت کلام پاک اور تجوید

محمد حسین آزاد، کرامیڈنگ

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام مبعوث کئے ۔نبوت و رسالت کے اس مقدس سلسلے کو پیارے آقا و مولا خاتم النبیین و مرسلین حضرت محمدؐ کی ذات اقدس پر اختتام فرمایا ۔آپ خاتم النبیین و مرسلین نے فرمایا میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں جس طرح آپ پر نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم فرمایا یعنی آسمانی کتب کا نزول بھی آپ کی ذات مقدسہ پر ختم فرمایا ۔قرآن پاک ایک ایسی مقدس کتاب ہے جس میں ہر خشک وتر کے بارے میں بیان موجود ہیں ، ارشاد ربانی ہے اور جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں اور جو پتہ گرتا ہے وہ اسے جانتا ہے اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو۔(سورۃ الانعام آیت نمبر ۵۹)

قرآن مجید شفاء ہے فرمان خداوندی ہے:

وننزل من القرآن ماھو شفاء و رحمۃ للمومنین......

قرآن پاک کو مومنوں کے لئے رحمت اور شفا بنا کر نازل کیا گیا ہے (سورۃ بنی اسرائیل ۸۲)

اس بات کی تائید و تصدیق میں ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے:

یاایھاالناس قد جاء تکم موعظۃ من ربکم و شفاء لما فی الصدور وھدی و رحمۃ للمومنین. (سورۃ یونس ۵۷)

اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی ہے اور دلوں کی صحت اور ہدایت و رحمت ہے ایمان والوں کے لیے ۔

اسی ضمن میں ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

قل ھو للذین امنو ھدی و شفاء . (حم سجدہ آیت نمبر ۴۴)

تم فرماؤ ایمان والوں کے لیے ہدایت اور شفاء ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ قرآن پاک کو زیادہ سے زیادہ پڑھایا جائے اور سمجھایا جائے کیونکہ ایک باوقار اور مکمل اسلامی زندگی قرآن پاک کی تعلیمات کے بغیر ممکن نہیں ۔بلاشبہ قرآن پاک دنیا میں ساتھی، قبر میں غم خوار، پل صراط پر روشنی، جنت میں رفیق، اور جہنم کی آگ سے پردہ اور حائل اور تمام نیکیوں کی طرف رہنما ہے ۔تلاوت کلام پاک دلوں کو منور اور اخلاق کو مزین فرماتا ہے، لہذا تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت کریں قرآن پاک کو سمجھیں اور پھر اس پر عمل کریں، تلاوت قرآن کو اپنے زندگی کا حصہ بنالیں ۔جس طرح قرآن مجید کی تلاوت کرنا اس کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے بالکل اسی طرح اس کو صحیح طریقے سے پڑھنا بھی ضروری ہے ۔قرآن پاک متقین کے لئے ہدایت ہے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا یہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے ۔اس کی تلاوت حصول فیوض و برکات اور ذریعہ نجات ہے ۔ایک ایک حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں دلوں کو سکون ملتا ہے قرآن پاک کی تلاوت کے فوائد کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا لیکن ان تمام فیوض و برکات کا حصول تب ہوگا جب ہم تلاوت کرتے وقت اس کے اصول و ضوابط کا خیال رکھیں گے ۔بلاشبہ قرآن پاک رحمت و برکت کا خزانہ ہے مگر اس سے فیضیاب ہونے کے لئے با تجوید پڑھنا ضروری ہے جب تک تجوید سے آشنا نہیں ہوں گے اس وقت تک قرآن مجید کی درست اور صحیح تلاوت کرنا مشکل ہے۔

تجوید سے کیا مراد ہے؟

تجوید کے معنی آراستہ کرنا، عمدہ بنانا، صاف ستھرا کرنا، اور خوبصورت کرنا ہے، اصطلاح میں قرآن پاک کے حروف اور الفاظ کو صحیح طور پر ادا کرنا تجوید کہلاتا ہے ۔تجوید قرآن کریم سے متعلق ایک مبارک

علم ہے قرآن کو با تجوید پڑھنا فرض ہے ارشاد ربانی ہے:

الذین اتیناھم الکتاب یتلونہ حق تلاوتہ. (جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطاء فرمائی اس کی تلاوت اس طریقے سے کرتے ہیں جس طریقے سے اس کی تلاوت کرنے کا حق ہے ،سورہ مزمل میں ارشاد فرمایا: ورتل القرآن ترتیلا (اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔اس آیت کریمہ کی تفسیر میں امام الاولیاء حضرت علیؓ فرماتے ہیں آپؑ نے ترتیل کے دو اجزاء بیان فرمائے (الترتیل ھو تجوید الحروف ومعرفۃ الوقوف) یعنی ترتیل سے مراد حروف کو عمدگی سے ادا کرنا اور وقوف کی پہچان ہے۔

احادیث کی روشنی میں:

حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے رسول اکرمؐ نے فرمایا بے شک اللہ کو یہی پسند ہے کہ قرآن کو اس طرح پڑھا جائے جس طرح وہ نازل ہوا ہے ۔حضرت ابولبابہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ سے فرماتے ہوئے سنا ،آپؐ فرماتے تھے جو قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ۔حضرت عائشہ سے روایت ہے قرآن کا ماہر فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے رسول اکرمؐ نے فرمایا اپنی آوازوں کے ذریعے سے قرآن کو خوش نما بناؤ۔حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا جس کے سینے میں قرآن کا کچھ حصہ نہیں وہ ویران اور اجاڑ گھر کی طرح ہے ۔امام علی الرضاؑ سے منقول ہے قرآن پاک کو اپنی آوازوں سے زینت بخشو اور بیشک خوبصورت آواز قرآن کی حسن میں اضافہ کردیتی ہے ۔حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہے رسول اکرمؐ نے فرمایا ہر چیز کا ایک زیور ہوتا ہے اور قرآن کا زیور خوش آواز ہے۔

فقہ الاحوط اور ذخیرۃ الملوک کی روشنی میں تجوید کی اہمیت:

شاہ سید محمد نوربخشؒ قراءت کے بارے میں فرماتے ہیں:

"قراءت کے لیے با تجوید پڑھنا ترتیب کو لحاظ رکھنا اور موالات واجب ہے ۔یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ قراءت بڑے بڑے ارکان میں سے ہے" (باب الصلوۃ) امامت کی بہترین درجہ بندی کے بارے میں فرماتے ہیں:

"انبیاء علیہم السلام اولیاء کرام اور **بہترین قراءت والے**"

مزید آگے فرماتے ہیں:

" قاری کے لئے ان پڑھ کی امامت جائز نہیں ہوتی ان پڑھ وہ شخص ہے جو یا تو نہ سیکھنے کی وجہ سے یا حروف کے مخارج اور ان کو عمدہ طریقے سے پڑھنے سے اس کی زبان نہ چلنے کی وجہ سے سورہ فاتحہ کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے پر قادر نہ ہو" (باب الصلوۃ)

نماز باجماعت کے اداب کے بارے میں فرماتے ہیں:

"مناسب یہ ہیں کہ امام مومن ہو، عقل مند ہو، **خوش آواز** ہو ،اور صاحب عدل ہو بالغ ہو شرعی نکاح سے جنم لیا ہو توبہ کرنے والا ہو پرہیز گار ہو **قاری ہو" (باب الصلوۃ)**

ذخیرۃ الملوک میں امیر کبیر سید علی ہمدانی مساجد کے منکرات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"مسجد کا منکر (برائی) قرآن کی غلط قراءت ہے جس طرح قرآن کو صحیح پڑھنا واجب ہے اس طرح غلط پڑھنے سے روکنا بھی واجب ہے اور ایسا نہ کرنا گناہ ہے اور گناہ پر خاموش رہنا بھی گناہ ہے اگر کوئی شخص صحیح مخارج ادا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا اور اس کی اکثر قراءت غلط ہو تو اسے چاہیے کہ وہ قرآن کو نہ پڑھے اور صرف سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرے لیکن وہ اگر مکمل طور پر صحیح قراءت نہیں کرسکتا مگر اس کی زیادہ تر قراءت صحیح ہے تو علماء کی نزدیک ایسی قراءت میں کوئی حرج نہیں تاہم اس شخص کو بلند آواز سے قراءت نہیں کرنی چاہیے" (ذخیرۃ الملوک)

آخر میں دعا ہے کہ:

اے اللہ ہم سے ہمارے قبر کی وحشت کو دور فرما ،اے اللہ ہم پر عظمت والے قرآن کے ذریعے رحم فرما ،اس کو ہمارے لے مقتدا ،اور نور وہدایت اور رحمت والا بنا ،اے اللہ اس کے اندر جو ہم بھول گئے ہیں وہ ہمیں یاد دلا جو ہمیں معلوم نہیں وہ ہمیں دکھا دے ،دن رات اس کی تلاوت کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرما ،اے تمام جہانوں کے پالنے والے اس کو ہمارے لئے دلیل بنا ۔(امین ثم امین یارب العالمین)۔

تصوف

یقین، قلب، نفس

(گزشتہ سے پیوستہ)

محمد ناظم نوربخش

خیالات کی نفی:

(شرط خواطر کی نفی کرنا ہے۔) یہ مجاہدہ کرنے والوں پر بہت گراں معاملہ ہے۔قال اللّٰہ تعالیٰ ان الذین لقوا اذامسھم طائف من الشیطان تذکروا مادا ھم مبصرون و اخوانھم یمدونھم فی الغی ثم لا یقصرون. اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بے شک وہ لوگ جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا جب انہیں کسی شیطانی گروہ سے تکلیف پہنچی تو وہ ان کا تذکرہ کرتے ہیں اس حال میں کہ وہ دیکھ رہے ہوتے ہیں اور شیطانی بھائی ان کو سرکشی کی طرف لے جانے میں کوئی کسر باقی رہنے نہیں دیتے۔ شیطانی کاروائیوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد خداوندی ہے کہ الشیطان یعدکم الفقرو یامرکم بالفحشاء واللّٰہ یعدکم مغفرۃ منہ وفضلا۔ شیطان تم کو ناداری کی طرف لے جانا چاہتا ہے اور برائی کا حکم کرتا رہتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ (کی مہربانی یہ ہے کہ) تم کو مغفرت اور بخشش کی طرف لوٹاتا رہتا ہے۔

پھر ارشاد ہوتا ہے کہ سوّل لھم و املی لھم ان کو زینت دی اور ان کو مہلت دی گئی۔ اور قرآن مجید میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے قصہ میں فرمایا گیا ہے کہ بل سولت لکم بلکہ تمہیں زینت دی گئی۔ یعنی تمہاری بنائی ہوئی بات ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وما أبرئ نفسی ان النفس لامّارۃ بسوء۔ اور میں نفس سے مبرا نہیں ہوں بلاشبہ نفس برائی کی طرف حکم کرنے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لااقسم بالنفس اللوّامہ۔ اور قسم ہے ملامت کرنے والے نفس کی۔ پھر ارشاد فرماتا ہے۔وقال الشیطان لماقضی الامران اللّٰہ وعدکم وعدالحق ووعدتکم فاخلفتکم وما کان لی علیکم من سلطان الا ان دعوتکم فا ستجبتم لی فلا تلوموںی ولوموا انفسکم۔ اور شیطان نے کہا جب بات پوری ہوگئی بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا وعدہ فرمایا ہے اور میں نے تم سے وعدہ کیا پس میں نے وعدہ خلافی کردی۔ اور مجھے تم پر کوئی حجت نہ ملی مگر یہ کہ تم کو برائی کی طرف لے جاؤں تم نے میری اس دعوت کو قبول کیا اب تم میری ملامت مت کرو اپنی جانوں پر ملامت کرو۔ (کیونکہ شیطان کے کارناموں کی وضاحت کرتے ہوئے) فرماتا ہے کہ لا تینھم من بین ایدھم میں ضرور بہ ضرور ان کے سامنے سے ہو گزروں کا فرمان الٰہی ہے ان الشیطان لیوحون الی اولیائھم بیشک شیطان اپنے دوستوں کے دل میں بات ڈال دیتا ہے۔ (اور پھر شیطانی گروہ کے کارناموں کی تفصیل میں) فرماتا ہے۔ وکذالک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس و الجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا۔ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے انسان اور جنوں میں سے دشمن بنایا ان میں سے بعض کے دلوں میں ناحق باتوں کو ڈال دیا ہے تاکہ انہیں دھوکے میں رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلیم کی حکایت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ھذا من عمل الشیطان یہ شیطانی عمل ہے ان کے علاوہ بہت ساری آیتوں سے شیطانی وسوسوں اور نفسانی حیلوں کے شواھد ملتے ہیں۔ اور اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صحیح احادیث سے بھی اس بات کے ثبوت پر دلائل ملتے ہیں چنانچہ آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ ان الشیطان لیجری من بنی آدم مجری الدم فخشیت ان یقذف فی قلوبکم شیئا. بلاشبہ شیطان بنی آدم کے جسم میں خون کے سیلان کی طرح موجود ہے مجھے خطرہ ہے کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی (خطرناک) بات ڈال

دے جس طرح آپ کا ارشاد ہے۔ان الشیطان اذا سمع الاذان ادبروله حصاص فاذا قضی التأذین اقبل۔ یقیناً جب شیطان اذان سن لیتا ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے اس حال میں کہ وہ غصے سے آگ بگولہ ہو جاتا ہے جب موذن اذان ختم کر لیتا ہے تو پھر وہ واپس آتا ہے۔(اس حدیث کی مکمل عبارت کتاب بخاری شریف میں اس طرح ہے۔) قال النبی صلی اللّٰہ علیه واله وسلم اذا قضی اللّٰہ اقبل حتیٰ اذا ثوب بالصلوۃ ادبر حتٰی اذا قضی التویب اقبل حتیٰ یخطربین المرء ونفسه یقول اذکر کذا۔ اذکر کذالمالحدیکن یذکر حتیٰ یضل الرجل لا یدری کم یصلی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب نماز کیلئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پاؤں مارتا ہے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ اذان سنے نہ پائے جب اذان ہو چکی ہے تو پھر آتا ہے جب نماز کیلئے اقامت پڑھی جاتی ہے تو پھر پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے جب اقامت ہو چکی ہے تو وہ پھر آتا ہے اور نمازی کے دل میں وسوسہ پیدا کرتا ہے کہ فلاں بات یاد کر اور فلاں کام یاد کر جس کی نمازی کو یاد ہی نہ تھی آخر نمازی بھول کا شکار ہو جاتا ہے اور اسے علم نہیں ہوتا کہ میں نے نماز میں کتنی رکعتیں پڑھی۔ایک اور حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ ان الشیطان لیفر من ظل عمر رضی اللّٰہ عنه بیشک شیطان حضرت عمر کے سائے سے بھاگتا ہے۔ایسا ہی کسی اور حدیث میں فرمایا ہے کہ فلتٰ البارحة لیقطع علی الصلوۃ قدعنة واردت ان اربطه علی ساریة من سواری المسجد فذکرت قول اخی سلیمان هب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی فترکتة حاسئا پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ شیطان نے کل مجھ سے سامنا کیا تا کہ مجھ سے نماز چلی جائے۔تو میں نے ارادہ کیا کہ اسے مسجد کے ستوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دوں جس پر اس نے مجھے میرے بھائی پیغمبر حضرت سلیمان کے اس کلام کی یاد دلائی۔ هب الخ یعنی اے اللہ مجھے ایسی بادشاہت عنایت فرما جو میرے بعد اور کسی کو عطا نہ ہو۔تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔

فرماتے ہیں ما من مولود یولد الا معه قرینه من الجن ۔کوئی بچہ پیدا نہیں ہوتا مگر اس کے ساتھ ایک شیطان پیدا ہوتا ہے۔قالوا ولاانت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تو صحابہ پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ کے ساتھ بھی قال ولاانا الا ان اللّٰہ تعالیٰ اعانتی علیه فاسلم فرمایا لیکن میرے ساتھ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی اور میرے ہاتھ پہ اسلام قبول کیا ہے۔

ان کے علاوہ بھی بہت ساری احادیث،صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنھم کے آثار و روایات سے منقول ہیں۔ الشیطان لمة وللملك لمّةفلمة الشیطان العاد بالشر ولمة الملك بالخیر۔ بلاشبہ شیطان کا اترنا (سامنا ہونا) ہوتا ہے اور فرشتوں کو بھی۔اور شیطان کا اترنا برائیوں کے ساتھ ہے اور فرشتوں کا اترنا بھلائیوں کے ساتھ ہونا مستحق ہے۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس قول کی تائید قرآن مجید کی اس آیت سے ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ الشیطان یعدکم الفقر ویا مرکم بالفحشاء واللّٰہ یعدکم مغفرة منه وفضلا۔ شیطان تمہیں ناداری کی طرف لوٹاتا ہے اور برائی کا حکم کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں مغفرت اور بخشش کی طرف لوٹاتا ہے۔

مقصد یہ ہے کہ خواطر پانچ قسموں سے زیادہ نہیں ہیں۔نمبر ایک یہ ہے کہ حق تعالیٰ کا تصور ہے۔یہ خاطر اور دل کہلاتا ہے میرے اس قول کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس تصور کا کوئی سابقہ سبب نہیں ہے اس کا تصور اضافہ ہو یا حکماً جو بغیر کسی سبب سے دل میں واقع ہوتا ہے اس خاطر کی دو قسمیں ہیں ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا تصور ہوتا جس کے ساتھ کسی دوسرے تصور کا تعارضہ آتا ہے ہر چند وہ کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات کی نفی نہیں کر سکتا اس کو دل سے جدا کر سکتا ہے نہ منتقل اور اسے حرکت دے سکتا ہے نہ نفی۔بلکہ یہ دل میں ہمیشہ باقی رہتا ہے دل مطمئن ہوتا ہے۔

دوسری قسم یہ ہے کہ(سالک کو نیکی اور بدی کی اطلاع ہوتی ہے) اسے الہام کہتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ونفس

وما سوٰ ھا فالھمھا فجورھا و تقوھا قد افلح من ذکّھا وقد خاب من دسّا ھا۔ اور قسم ہے اس نفس کی جسے ٹھیک کیا اسے نیکی اور بدی کا الہام کیا یقینا جس نے اسے پاک رکھا نجات پایا اور جس نے اسے گدلا کیا اس نے نقصان اٹھایا۔ الہام کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی نے قلب پاکیزہ پر جس علم کی اطلاع دی ہے اس میں شیطان کو کسی قسم کی مداخلت کی قدرت نہیں ہے کہ وہ اس سے بڑھ کر کوئی علم دل میں ڈالے۔ چنانچہ حضور انور صلی اللہ علیہ و الہ وسلم فرماتے ہیں ان الشیطان لیقبع حرفومہ علی قلب ابن آدم فاذا ذکر اللہ تعالیٰ خلس۔ بیشک شیطان آدمی کے دل پر اپنا سونڈ پھیلا دیتا ہے جب بندہ اللہ تعالی کا ذکر کرتا ہے تو وہ دور ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ من شرالوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس۔ مردود شیطان کے وسوسوں کے شر سے جو کہ لوگوں کے دلوں میں جن اور آدمی ابھارتے ہیں۔

خاطر قلب:

خاطر قلب اس وقت قابل اعتبار جانا جاتا ہے جب دل شیطان کی چڑھائی اور نفس کے خواہشات سے سلامت رہے دل کو حق تعالی کے جمال وجلال سے مہلک بنائے اور مذموم اور سفلی عادتوں سے بچائے رکھے اور ان گناہوں سے بھی جن سے اس کا دل ڈھانپا جا چکا ہے جس طرح کافروں کا دل رین سے دوچار ہے۔

اللہ تعالی کافروں کے دلوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون۔ ہاں ہاں ان کے دل پر پردہ پڑ چکا ہے بہ سبب اس چیز کے جسے وہ کماتے تھے اور مومنین کے دلوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ والذین ماآتوا وقلوبھم وجلۃ انھم الی ربھم راجعون۔ اور وہ لوگ جو خود ساتھ لاتے ہیں اور ان کا دل خوف میں ہے انہیں یقین ہے کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اور مومن ایسے ہوتے ہیں کہ انما المومنون الذین اذا ذکر اللّٰہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم ایمانا و علی ربھم یتوکلون۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مومن جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ان کا دل نرم ہو جاتا ہے اور جب اللہ کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کا ایمان مضبوط ہوتا ہے اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں۔ ان فی ذالک لذکری لمن کان لہ قلب بلاشبہ اس میں دل والوں کیلئے بڑی نصیحتیں موجود ہیں۔

دوسرا ارشاد خداوندی ہے کہ الا من اتی اللہ بقلب سلیم مگر یہ ہے کہ سلیم دل والے ہی خدا کی جانب آتے ہیں۔ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم وابعہ کے لیے فرماتے ہیں استفت قلبک وان افتوک فتوی۔ تم اپنے دل سے فتویٰ پوچھو اگرچہ مفتیان ظواہر تیرے خلاف فتویٰ صادر کرتے پھریں (اس کی پرواہ نہ کرو) حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ دع ما یریبک الی مالا یریبک تم شک میں ڈالنے والی چیزوں کو چھوڑ دو اور اس چیز کو اختیار کرو جو تمہیں شک سے (یقین کی طرف) نکال دے۔

یاد رہے کہ خاطر القلب کی علامت یہ ہے کہ تیرا نفس اور ضمیر مطمئن ہوں اس کے ساتھ اعضاء و جوارح پر کوئی تغیر رونما نہ ہوں اس حالت پر دل کی جانب سے اعتراض کی کوئی گنجائش بھی نہ رہے بلکہ اسی کیفیت کو تسلیم کرتے ہوئے شک وشبہ کی قید سے آزاد ہو جائے۔

خاطر الملک:

خاطر الملک کے ساتھ سکینہ (سکون) ہو۔ حق تعالی کا ارشاد ہے کہ ھو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المومنین لیزدادوا ایمانا مع ایمانھم۔ وہ ذات جس نے مومنوں کے دلوں میں سکون کی کیفیت پیدا کر دی تاکہ ان کا ایمان دوچند کر دے۔ بعض کہتے ہیں السکینۃ ریحٌ ھفّا حۃ وقیل لھارأس کرأس الھرۃ وقیل جمع من الملائکۃ۔ سکینہ خوشگوار ہوا ہے بعض کہتے ہیں اس کا بلی کی طرح سر ہوتا ہے اور بعض کہتے ہیں یہ فرشتوں کی جماعت ہے۔ اور خاطر الملک خاطر القلب کے قریب ہوتا ہے مگر ان میں تھوڑا سا فرق بھی پایا جاتا ہے اس پر شرعی (احکام کی پابندی) اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ کسی صحابی رسولؐ کا قول ہے کہ کان رسول اللّٰہ علیہ

الصلوٰۃ و السلام جواد دکان اجود مایکون فی رمضان اذا نزل علیه جبرئیل علیه السلام لیعارضه القرآن کا اجود بالخیر الریح المرسل۔ آنحضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم بہت سخی تھے جب رمضان کا مہینہ آتا تھا تو آپ اور بھی سخی ہوا کرتے تھے۔ جب جبرائیل علیہ السلام اترتے آپ کے ساتھ قرآن شریف کا ورد (زبانی سنانے کا عمل) فرماتے۔ آپ بہت زیادہ سخی ہوتے تھے جیسا کہ مسلسل آنے والی ہوا ہو۔

خاطر الشیطان:

خاطر الشیطانی وہ برے خیالات بندوں کو ضلالت و گمراہی کی طرف بلاتے ہیں اور جب یہ گناہ کی دعوت دیتے ہیں تو سالک مجاہدہ کرنے والا اس سے دل کو روکتا ہے مگر وہ گناہوں میں سے کسی اور گناہ کی طرف لے جاتا ہے۔ اس کے گمراہ کرنے کے عجیب غریب طریقے ہوتے ہیں ہر ایک کو اس کے حال کے مطابق گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے ان میں جاہل لوگ ان کی جہالت کی وجہ سے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ علماء اور زاہد لوگ کسی اور وجہ سے علماء جب اپنے علم کے مطابق عمل کرنے میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ ان کے پاس آ کر کہتا ہے۔ تم تمام انواع علوم سے بہرہ مند ہونے کے باوجود عمل بھی کرتے ہو (یعنی اس کی کیا ضرورت ہے تم تو علم کی وجہ سے نجات پاؤ گے) جیسا کہ کسی کا فرمان ہے کہ فقیه واحدٌ اشد علی الشیطان من الف عابد۔ شیطان پر ایک ہزار عابد سے ایک فقیہ عالم زیادہ گراں ہے۔ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے والذین اوتوا العلم درجات۔ اور وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہے ان کے درجے بہت بلند ہیں۔ اس لئے وہ دعا کرتے ہیں کہ رب زدنی علماً پروردگار میرے علم میں دو چند اضافہ فرما اور نفس پھر بھی شیطان کی موافقت کرتے ہوئے اس کی مصاحبت کا خواہش مند رہتا ہے اور اس وقت بہت سے عوام الناس سے کہے گا ابھی تم نے تو سیکھ کر دیا (اسی امیدوں میں وہ سرگرداں ہوگا) یہاں تک کہ اچانک اس کے پاس موت آ پہنچے گی۔ (اور اس کا علم اسے کوئی نفع نہیں پہنچا سکے گا۔)

صاحب کتاب شیخ الشیوخ، سید الشہداء و الاولیاء خواجہ سالکین نجم الحق والدین حضرت نجم الدین کبریٰ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ خلوت (اعتکاف) کے دوران مجاہدوں میں مصروف تھا شیطان آیا مجھے وسوسے میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تم ایک عالم متبحر ہو سنت محمدیہ پر عامل ہو۔ اگر تم حافظین حدیث اور مشائخ عظام سے احادیث نقل کرنے میں مصروف ہو جاؤ تو یہ اس خلوت سے زیادہ بہتر تھا۔ اگر تم اس طرح ریاضت ومجاہدوں میں مشغول رہو گے تو تم بڑے بڑے مشائخ حدیث اور ان کے بلند اسناد سے رہ جاؤ گے۔ قریب تھا کہ میں شیطان کے وسوسہ کا شکار ہو جاتا ہے۔ اچانک کسی غیبی ہاتف نے آواز دیتے ہوئے کہا ومن لیسمع الاخبار غیر واسط حرام علیه سمعها بوسائط جو شخص بغیر واسطے کے احادیث سن سکتا ہو اس پر واسطے سے احادیث سننا حرام ہے۔ اور مجھے حضرت شیخ محمد بن الحسین السلمی کا یہ قول یاد آیا وہ اپنی آخری عمر میں فرمایا کرتے تھے کہ استغفر اللہ علوا لا سناد من زخارف الدنیا۔ بلند اسناد دنیاوی رنگینوں میں شامل ہیں ان سے میں استغفار کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ شیطانی خیالات ہیں میں اس سے بچ گیا اور رک گیا۔ تو اس نے مجھے ایک اور وسوسہ کی طرف منتقل کیا۔ کہ تم نے میرے ان وسوسوں اور حیلوں کو معلوم کرکے بہت اچھا کام کیا اگر تم انہیں جمع کرکے "حیل المرید علی المرید" (مریدوں پر شیطانی حیلے) کے نام سے کوئی کتاب لکھ لیتے تو یہ تمہارے دین دنیا کے لیے بہت فائدہ مند ہوتا اور طالبان حق اس سے استفادہ کرتے ہوئے شیطانی مکر اور حیلوں سے نجات پاتے۔ فهممت بجمعها فنبهنی الشیخ ان هذا من مکائده وحیله۔ چنانچہ میں نے ارادہ کیا اس کی تدوین شروع کردوں۔ تو میرے شیخ (حضرت شیخ عمار یاسر رحمۃ اللہ علیہ) نے تنبیہ فرمائی کہ یہ بھی اس کے مکر اور حیلوں میں سے ہے۔ پھر میں متنبہ ہو گیا اور اس کام سے رک گیا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ خواطر جو ہیں ریاضت و مجاہدہ کرنے والے پر موسلا دھار بارش کی مانند ہے۔ لہٰذا ضروری امر ہے کہ سب سے پہلے اس کے

اصل معاملہ سے نفی کرے آخر میں ان تمام خواطر (خیالات) کی تمیز کرنا ضروری ہے۔

خاطر النفس:

خاطر النفس (نفسانی خیالات) بچوں کی سی منزل میں ہوتا ہے اس کی کوئی عقل ہوتی ہے نہ تمیز۔ وہ کسی چیز کو چاہتا ہو تو اسے بار بار مانگتا ہے پھر اسی پر ضد بھی کرتا ہے۔ جب تک اسے وہ چیز دی نہیں جاتی وہ خوش نہیں ہوتا یہ بالکل بچوں کی طرح ہوتا ہے۔ جب بچہ کسی کھلونا یا اخروٹ کو لے کر بچوں کے ساتھ کھیلنے لگتا ہے۔ اگر کوئی اس کھلونے کے بدلے میں ایک ہزار دینار دینا چاہے تو وہ اسے کبھی نہیں لے گا۔ اور یہ نفسانی خیالات سالکوں پر بہت سخت گراں ہیں۔ کیونکہ نفس انسان کے جسم میں بادشاہ نما ہوتا ہے۔ اس کی فوج حیوانی، بشری، طبعی، خواہشوں اور چاہتوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ ذاتی طور نفس اندھا ہوتا ہے۔ ہلاکتوں اور خطروں کو دیکھ نہیں پاتا برے اور بھلے کی تمیز کرنے سے قاصر ہے ہاں اگر اللہ تعالیٰ اپنے لطف وحکمت، صنعت گری اور وسیع رحمت سے اس کی بصیرت کی آنکھوں کو منور کردیں تو وہ اپنے دشمنوں اور معارف کو پہچان سکے گا۔ یہاں تک کہ انسان کا جسم عنصری حرص کے خنزیروں، غرور کے کتوں، غصہ کے چیتوں، فساد کے بھیڑیوں مکروفریب کے روباہوں، مملکت کی محبت کے بندروں، شہوت کی فرستیوں بغاوت کی خواہشوں شیطانی سانپوں اور حسد کی آتشوں سے بھرا ہوا ہے۔ اس حال میں سالک مجاہد کا نفس لوامہ بن جاتا ہے وہ اپنے نفس کو بار بار ملامت کرتے ہوئے ان تمام دشمنوں کے شر سے صبر، سکون اور اطمینان سے مقابلہ کرنے کی تلقین کرتا ہے اور ان تمام صورت حال کے باوجود ان دشمنوں کو دور کرنے اور اندرون بدن سے نکال پھینکتا ہے جب ان نجاسات کو نکالنے اور اندرون خانہ سے ان کے جھاڑو مارنے سے فارغ ہوتا ہے۔ تو دل کو ایمان کے تمام شعبوں سے مزین کرتا ہے۔ (ان شعبوں کی تعداد) ایک روایت کے مطابق ساٹھ اور کچھ دوسری روایت کے مطابق یہ شعبے ستر اور کچھ ہونا ثابت ہے (جب سالک) اس مرتبہ پر ہو تو نفس مطمئنہ سے مشرف ہو کر اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے مصداق بن جاتا ہے۔ کہ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیہ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی. اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ راضی خوشی کے ساتھ اور میری بندگی میں شامل ہو اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

اس نفسانی حالت کی کوئی اور نوعیت نہیں اسے قلب کہا جاتا ہے۔ تاہم اس کی تین حالتیں ہو سکتی ہیں۔

پہلی حالت نفس امارۃ بالسوء ہے، دوسری حالت نفس لوامہ ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور تیسری حالت استقامت والتمکین ہے۔ آخر الذکر میں یقین کا آفتاب (سالک کے دل پر) طلوع ہوتا ہے اسے قلب کہا جاتا ہے۔ خبردار کہ ہم نے اپنے مریدوں کو ابتداء میں ہی آگاہ کیا ہے ان خیالات کی مکمل نفی کرتے رہیں کیونکہ یہ طریقت میں آنے والی رکاوٹیں ہیں۔ جن کو ان خیالات کے درمیان فرق کرنے کی کوئی تمیز اور صلاحیت نہ ہو۔ ان تمام خیالات میں تمیز اور فرق کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان تمام خیالات کو دور کرنے کی کوشش کرے اور جو خیالات محمود ہوں مثلاً خاطر الحق، خاطر الملک، خاطر القلب ان کے نفی کرنے سے دور نہیں ہوتا (کیونکہ یہ نیکی کے نتائج ہوتے ہیں) اور جو خیالات شیطانی اور نفسانی ہیں اس کے بارے میں مناسب یہ ہے انہیں نفی یعنی دور کرنے کی کوشش کرے چنانچہ ان اللہ لایغیر ما بقوم حتیٰ یغیر وا ما بانفسھم واذا اراد اللہ بقوم سوء فلا مرد لہ وما لھم من دونہ من وال. بیشک اللہ تعالیٰ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں اور جب کسی قوم سے برائی چاہے تو پھر نہیں سکتی اور اللہ کے سوا کوئی ان کا والی نہیں۔

(جاری ہے۔۔۔)

همدانیات

میر سید علی ہمدانی کا ہفت صد سالہ جشن پیدائش

ذاکر حسین ذاکر

دنیا میں بڑھتی ہوئی انتہا پسندی، شدت پسندی اور عدم برداشت نے اقوام عالم کو یہ سوچنے پر مجبور کیا ہے کہ اس قدر سائنسی اور مادی ترقی کے باوجود آخر انسانی تہذیب وتمدن امن وآشتی، شفقت ورواداری، محبت ومروت اور اعلیٰ ترین انسانی اقدار کیلئے کیوں ترس رہی ہے۔ یہ سوال کم وبیش ہر ذی شعور انسان کے ذہن میں اٹھ رہا ہے، ہر کوئی اپنے تئیں اس ضمن میں کوششیں بھی کر رہا ہے۔ اسی پس منظر میں بین الاقوامی برادری میں اسلامی تصوف کی آفاقی تعلیمات کو ترویج امن کیلئے استعمال کرنے کے شعور میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے جو قابل قدر ہے۔ اس ضمن میں حکومت ایران اور تاجکستان کی مشترکہ تجویز اور حکومت پاکستان وحکومت ہندوستان کی مشترکہ تائید پر اقوام متحدہ کی تعلیمی، سماجی اور ثقافتی تنظیم یونیسکو (UNESCO) کے تحت تاجکستان اور ایران میں سن 2014 کو میر سید علی ہمدانیؒ کی ہفت صد سالہ جشن پیدائش کے طور پر منانے کا اعلان کیا ہے۔ انتہائی خوش آئند اور دلچسپ بات یہ ہے کہ یونیسکو کی متعلقہ ویب سائٹ کے مطابق ان تقریبات کا مرکزی خیال اور عنوان Mir Saeed Ali Hamadani and Civilization of Peace یعنی "**سید علی ہمدانیؒ اور تہذیب امن**" رکھا گیا ہے۔ ان تقریبات کے ذریعے سید علی ہمدانیؒ اور ان کے سلسلہ تصوف کی آفاقی تعلیمات کو اجاگر کیا جائے گا۔ خصوصاً امن عالم کے حوالے سے ان کی تعلیمات کو مرکزی حیثیت حاصل ہوگی تاکہ دنیا سے انتہا پسندی اور شدت پسندی کے رجحانات کو کم کرکے اقوام عالم کو اعتدال پسندی کی جانب راغب کیا جا سکے۔ اس جشن کے حوالے سے یونیسکو کی متعلقہ ویب سائٹ پر سید علی ہمدانیؒ کا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے لکھا ہے:

Mirseyed Ali Hamedani was a Persian Sufi, a poet and a prominent Muslim scholar. Born in a noble family in Hamadan (Islamic Republic of Iran), he travelled far and wide throughout the Muslim world and beyond. Hamedani was one of the principal historical figures who shaped the culture of Kashmir, both architecturally (fusion of Central Asian and Kashmiri architecture), and also through the flourishing of arts, crafts and hence the economy in the valley. The skills and know-how he brought to Kashmir gave rise to an entire industry. A mystic and a social reformer, Hamedani was also a man of letters; he wrote about a hundred pamphlets in Arabic and Persian on subjects related to Sufism, ethics, etc.; the book Zakhirat-ul-Maluk has been published in several languages.

علامہ اقبالؒ نے سید علی ہمدانیؒ کے بارے میں اسی لیے فرمایا تھا کہ آپ نے خطہ کشمیر کو علم، صنعت اور تہذیب دین عطا فرمایا۔

خطہ را آں شاہ دریا آستین
داد علم و صنعت و تهذیب دین

یہاں لفظ "تہذیب دین" نہایت اہم نکتہ ہے۔ یعنی وہ دین جو تہذیب

نفس سکھاتا ہے۔ انسان کو مہذب بناتا ہے کیونکہ دین کا مدعا انسان کو مہذب بنانا ہے، محض عاقل بنانا نہیں۔ جو انسان مہذب ہوتا ہے، وہ مخلوق خدا کیلئے بے ضرر ہوتا ہے نہ صرف بے ضرر بلکہ خلق خدا پر شفقت کا ایک جیتا جاگتا نمونہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج اقوام عالم سید علی ہمدانیؒ کے ''تہذیب امن'' کی تجدید چاہتی ہے۔ اس خبر کی تفصیلات والی ایک اردو ویب سائٹ پر تاجکستان کے دس سامانی کرنسی نوٹ پر موجود میر سید علی ہمدانی کی خیالی تصویر اور اسی نوٹ کے پچھلے حصے پر روسی رسم الخط میں درج فارسی اشعار دیے ہیں۔ یہ اشعار مدرسہ شاہ ہمدان سکردو کی داخلی گیٹ کے سامنے دیوار پر بھی تحریر ہیں۔ یہ اشعار'' تہذیب امن'' کیلئے ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان اشعار کا ترجمہ کچھ یوں ہیں:

جس نے بھی ہمیں یاد کیا، خدا اس کا یار ہو۔

جس نے بھی خوار کیا وہ لمبی عمر سے بہر ہ ور ہو۔

جس نے بھی دشمنی میں ہماری راہ میں کانٹے بچھائے۔

اس کے باغ وصل کا ہر پھول کانٹے کے بغیر کھلے۔

دو عالم میں ہمیں کسی کے ساتھ بھی پرخاش نہیں ہے۔

جو بھی ہمیں رنج دیتا ہے اس کی راحت افزوں ہو۔

یہ ہیں وہ صوفیانہ تعلیمات جن کیلئے آج دنیا ترس رہی ہے۔

UNESCO کے تحت حکومت ایران کی جانب سے سن 2014 کی دوسری اہم ترین تقریبات بھی سلسلہ سلسلۃ الذھب (جو سلسلہ کبرویہ ہمدانیہ اور نوربخشیہ سے موسوم ہیں) کے حصے میں آئی ہے۔ اور یہ تقریبات ہیں حضرت شیخ نجم الدین کبریٰؒ کی شہرہ آفاق تصنیف ''فوائح الجمال وفواتح الجلال'' کی آٹھ سو سالہ جشن تصنیف۔ کسی کتاب کی تصنیف کا ہشت صد سالہ جشن، اپنی نوعیت کا نہایت اہم اور منفرد موقع ہے۔

دنیا میں کتنے لوگوں نے کتنی کتابیں تصنیف کی ہوں گی، لیکن آفاقی پیغامات کیلئے چند کتابیں ہی مختص ہوتی ہیں، اور یہ کتاب ہے جس کی ہشت صد سالہ جشن تصنیف منائی جا رہی ہے۔ یہ تقریبات بھی حکومت ایران UNESCO کے فورم پر منائے گی۔ حضرت نجم الدین کبریٰؒ کی تصنیف 'فوائح الجمال وفواتح الجلال'، ڈکتور یوسف زیدان کی عربی میں جامع تحقیق و مقدمہ کے ساتھ قاہرہ سے چھپ چکی ہے۔ 288 صفحات پر مشتمل اس کتاب کی سافٹ کاپی راقم کے پاس بھی موجود ہے۔ پچھلے دنوں معلوم ہوا ہے کہ میر واعظ و خطیب جامع مسجد گلگت جناب مولانا شکور علی انور اس کتاب کا اردو ترجمہ کر چکے ہیں۔ ادارہ نوائے صوفیہ کی وساطت سے راقم کی یہ تجویز ہوگی کہ اس تصنیف لطیف کی ہشت صد سالہ جشن تصنیف کے موقع پر اس کا معیاری اردو ترجمہ معیاری طباعت کے ساتھ قارئین تک پہنچادیں۔ یہ کام ہماری طرف سے UNESCO اور حکومت ایران کو اس اہم موقع پر ایک خوبصورت تحفہ ہوگا۔

اس کتاب کے آغاز میں حقائق صوفیہ بیان کرتے ہوئے نجم الدین کبریٰؒ فرماتے ہیں کہ اہل تصوف کی اصل مراد اللہ ہے، اور مرید اسی کا نور ہے۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے کسی کو اندھیرے یا گمراہی میں نہیں رکھا۔ ہر انسان میں اس کی روح ہے، اسے عقل عطا کی ہے، پھر اسے سماعت، بصارت اور شعور جیسی نعمتوں سے نوازا ہے۔ لیکن ان تمام نورانی نعمتوں کے باوجود انسان خود اپنے وجود کی ظلمتوں میں بھٹک رہا ہے۔ جب تک انسان کا وجود (مادیت پرستی) ظلمتوں کا اسیر رہے گا، اسے بصارت اور بصیرت نصیب نہ ہوگی۔ بصارت اور بصیرت کیلئے ہمیں عقل و شعور جیسی ان الوہی نعمتوں کا استعمال کرنا ہوگا۔

اس عظیم تصنیف کی صوفیانہ تشریح ہو تو شاید علم و عرفان کے بہت سے عقدے کھل جائیں، صرف ترجمہ سے شاید حق ادا نہ ہو۔ بہر حال یہ وہ قدیم کتاب ہے جسے اکیسویں صدی میں اتنی پذیرائی مل رہی ہے۔ یہ سلسلہ کبرویہ کیلئے یقیناً اعزاز کی بات ہے۔

ان دو اہم ترین موضوعات پر تقریبات کے علاوہ حکومت ایران اور UNESCO کی طرف سے تیسرا جشن بھی تصوف پر ہی ہے اور یہ عظیم صوفی شاعر فخر الدین ابراہیم عراقی کی آٹھ سو سالہ جشن پیدائش کی مناسبت سے ہے۔ حکومت ایران کی جانب سے یونیسکو کی

سطح پر 2014 کیلئے کل چار ایونٹس events اور تقریبات کا اہتمام ہے جن میں سے تین تصوف پر اور دو سلسلہ ذھب سے متعلق ہیں۔ اس طرح حکومت تاجکستان کی دوسری اہم تقریبات عظیم صوفی شاعر ملا جامیؒ کی جشن پیدائش کے سلسلے میں ہیں۔ اسی طرح تصوف سے متعلق ایک اور جشن الجیریا کی حکومت نے رکھا ہے اسے بھی یونیسکو celebrations کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ الجیریا میں یونیسکو کی جانب سے امسال جو تعلیمی و ثقافتی جشن ہوں گے وہ سلسلہ تصوف "علویہ" کی صد سال تقریبات ہیں۔ یوں اس سال یونیسکو کی سطح پر مختلف ممالک میں کل چھ جشن تصوف سے متعلق ہیں اور ان میں سے سب سے بڑا جشن جس میں دو ممالک براہ راست اور دو ممالک بالواسطہ شامل ہیں وہ "میر سید علی ہمدانیؒ اور تہذیب امن" کی تقریبات ہوں گی جو آپ کی ہفت صد سالہ جشن پیدائش کی مناسبت سے منائے جائیں گی۔ حکومت پاکستان کی میزبانی میں کوئی ایسی علمی یا ثقافتی تقریب اس سال کیلئے یونیسکو کی فہرست میں شامل نہیں۔ ان تقریبات یعنی کانفرنسوں، سیمینارز اور دیگر تقریبات میں بین الاقوامی سکالرز منتخب موضوعات سے متعلق تحقیقی مقالے پیش کرنے کے ساتھ ساتھ، یونیسکو کے اہداف کو مدنظر رکھتے ہوئے بین الاقوامی سطح پر ان صوفیائے کرام کی تعلیمات کو عام کرنے کیلئے قابل عمل تجاویز بھی دیں گے۔ ان تقریبات کی اہم بات یہ ہوگی کہ ان کو بین الاقوامی میڈیا پر کوریج ملنے کے ساتھ، اہم نکات، تجاویز اور مقالوں کو اقوام متحدہ کی اہم زبانوں میں اشاعت کا بھی موقع میسر آئے گا۔

میر سید علی ہمدانیؒ کی ہفت صد سالہ جشن پیدائش کے بارے میں یونیسکو ایران کی متعلقہ ویب سائٹ پر فارسی میں ان تقریبات کے متعلق یوں لکھا ہوا ہے:

"در تاریخ اسلام نام کسانی به عنوان تبلیغ کننده دین به چشم می خورد که نمونه ای والا و ارزشمندی در عمل به دستورات دینی، پایبندی به اخلاق الهی و تعامل با انسانهای دیگر بوده اند و سالهای طولانی از عمر خویش را صرف تبلیغ دین اسلام و احکام و قوانین الهی آن با روشهای گوناگون کرده اند.

یکی از این افراد "میر سید علی همدانی" عارف، عالم، شاعر و هنرمند قرن هشتم هجری قمری (14 میلادی) است که اکنون مورد تکریم و احترام جامعه بین الملل قرار گرفته و سال 2014 میلادی به نام سال بزرگداشت این شخصیت بزرگ نامیده شده است.

در سی وهفتمین اجلاس سازمان علمی – فرهنگی و آموزشی سازمان ملل متحد – یونسکو – در شهر پاریس در ماه نوامبر، بنا بر پیشنهاد دو کشور ایران و تاجیکستان، هفتصدمین سالروز تولد "میر سید علی همدانی" درفهرست روزهای فراموش نشدنی یونسکو به ثبت رسید و مقرر شد که در سال 2014 میلادی، آئین ها و مراسمی در جهت بزرگداشت و معرفی بیشتر وی به جامعه جهانی برگزارشود. میرسید علی همدانی که در برخی مناطق ایران با نامهای "شاه همدان" و "امیر کبیر" نیز شناخته می شود، تا چند سال قبل در تاجیکستان، چهره ای شناخته شده نبود و تنها مردمی که در حوالی آرامگاه این صوفی در جنوب تاجیکستان زندگی می کردند، اززندگی او داستانهایی نقل می کردند و به زیارت مزارش می رفتند. اما پس از فروپاشی شوروی، نام وی بر سر زبانها افتاد و مطالب فراوانی درباره او منتشر شد."

بلتستان جو سلسلۃ الذھب کے آثار خصوصاً میر سید علی ہمدانیؒ کے دست مبارک سے تعمیر شدہ خانقاہوں، تاریخی ورثے، قلمی نسخوں، اور تعلیمات کے حوالے سے ایک محفوظ خزانہ رکھتا ہے یہ تقریبات بین الاقوامی سطح پر ان تعلیمات اور آثار کی نشر و اشاعت کیلئے نہایت اہم او رموزون موقع اور فورم ہیں تا کہ دنیا میں "تہذیب امن" کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو سکے۔

☆☆☆☆☆

عبادات

رمضان المبارک کی خصوصی عبادات

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی

رمضان المبارک بیکراں رحمت کے ظہور، گناہوں کی گرد دُھلنے کا نام، گناہوں کے صحرائے اعظم میں موسلادھار بارش، گناہوں کی جلتی دھوپ میں مغفرت الٰہی کا سائبان، جلتے ٹیلوں اور تپتے دشت میں موسم گل، بوند کو ترستی مٹی پر ساون اور مغفرت یزداں کے جوش مارتے سمندر کا نام ہے۔

زندگی کی دھوپ میں سب سے گھنا سایہ تو ہی
اس زمین پر موتیوں والا سخی دریا تو ہی
جس کی آہٹ پر رواں صدیوں کی اُجلی ساعتیں
رنگ اور خوشبو کی وہ موج سفر پیا تو ہی
اور بادل بھی تھے لیکن ٹوٹ کر برسا تو ہی

(سید ضمیر جعفری)

اُم المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک آتا تھا تو تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ مبارک بدل جاتا تھا اور نماز میں اضافہ ہو جاتا تھا اور دُعا میں بہت عاجزی فرماتے تھے اور خوف غالب ہو جاتا تھا۔ یہ غم خواری کا مہینہ ہے لہٰذا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مساکین اور غرباء کی امداد فرماتے اور اپنے افطار و سحری کے کھانے میں انہیں بھی شریک فرماتے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس شخص نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو اس کو گناہوں کی مغفرت اور دوزخ سے نجات ملے گی اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا۔

رمضان المبارک میں حسب ذیل خصوصی عبادات ہیں:

۱) استغفار اور کلمہ طیبہ کا ورد	۲) نماز تراویح
۳) نماز تہجد	۴) نفلی عبادات
۵) قرآن حکیم کی تلاوت	۶) غرباء اور مساکین سے غم خواہی
۷) اعتکاف	۸) شب قدر میں قیام

امام غزالیؒ اپنی تصنیف "مکاشفۃ القلوب" کے صفحہ ۱۸۲ پر لکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب ماہ رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو تمام جنتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور سارا مہینہ ایک دروازہ بھی بند نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ ایک آواز دینے والے کو حکم دیتا ہے کہ یہ آواز دو اے بھلائی کے طلب گارو آگے بڑھو! اے بُرائی کے طلب گارو پیچھے ہٹو۔ پھر فرماتا ہے: ہے کوئی بخشش مانگنے والا تاکہ اسے بخش دیا جائے؟ کوئی مانگنے والا ہے؟ تاکہ جو مانگتا ہے اُسے دیا جائے؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا تاکہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟ صبح طلوع ہونے تک اسی طرح آوازیں دی جاتی ہیں۔ افطار کے وقت ہر شب اللہ تعالیٰ دوزخ سے دس لاکھ گناہگاروں کو آزاد فرماتا ہے جن پر عذاب لازم ہو چکا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے''۔ (السید احمد الہاشمی، مختار الاحادیث النبویہ والحکم المحمدیہ، حدیث نمبر: ۹۳)

۱۔ استغفار اور کلمہ طیبہ کا ورد:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ یہ مہینہ ایسا ہے کہ اس کا آغاز رحمت ہے، اس کا درمیانی حصہ مغفرت ہے اور اس کا آخری حصہ دوزخ سے آزادی ہے۔ جس نے اپنے غلام کا بوجھ اس میں ہلکا کر دیا، اللہ تعالیٰ اسے آگ سے آزاد کر دے گا۔ پس اس میں چار کام کثرت سے کرو۔ دو کاموں کے ساتھ تم اپنے رب کو راضی کر لو گے اور دو کاموں کے بغیر چارہ کار نہیں۔ وہ دو کام کہ جن کے ساتھ تم اپنے رب کو کثرت سے راضی کر لو گے وہ یہ ہیں:

۱) گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں (لا الہ الا اللہ کثرت سے پڑھنا)۔

۲) اور اس سے معافی مانگنا (یعنی استغفار کرنا) اور جن دو کاموں کے بغیر تمہیں چارہ کار نہیں وہ یہ ہیں:

۱) اپنے رب سے جنت مانگنا۔ ۲) دوزخ سے پناہ مانگنا۔

(مکاشفۃ القلوب، ص ۲۸)

۲۔ نمازِ تراویح:

تراویح کا لفظ ترویحہ سے نکلا ہے جس کا مطلب آرام کرنے کے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم رمضان کی راتوں میں باجماعت نماز پڑھتے اور ہر دو سلاموں کے بعد (چار رکعت کے بعد) کچھ آرام کرتے تھے۔ اس باجماعت نماز کو تراویح کہا جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام رمضان کی ترغیب دیتے اور فرماتے: ''جو شخص رمضان کی راتوں میں تراویح پڑھے اور وہ ایمان کے دوسرے تقاضوں کو بھی پورا کر رہا ہو اور ثواب کی نیت سے یہ عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیں گے''۔

حضرت علیؓ کے دور خلافت میں بھی بیس تراویح پڑھنے کا حکم تھا۔ (تفصیل کے لئے بیہقی ملاحظہ ہو۔)

حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے رمضان میں قراء حضرات کو بلایا اور ان میں سے ایک کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائے۔ عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ وتر حضرت علیؓ پڑھاتے تھے۔ حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں سے حضرت شُتیر بن شکل رمضان میں بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔ امام شافعیؒ امام ابوحنیفہؒ امام حنبلؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک تراویح باجماعت پڑھنا بہتر ہے نہ کہ گھر میں اکیلے ماسوائے خواتین کے یا بیمار یا بہت ضعیف شخص کے۔ مکہ مکرمہ میں حضرت عمرؓ کے زمانہ سے آج تک مسلسل بیس تراویح کا معمول چلا آرہا ہے اور کسی بھی دور میں بیس سے کم یا زیادہ تراویح باجماعت پڑھنا تاریخی طور پر ثابت نہیں ہے۔ چودہ سو سالہ تاریخی جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل مدینہ بھی بیس تراویح ہی پڑھتے تھے۔

رمضان المبارک جیسے بابرکت مہینے میں رحمت الٰہی کا لاانتہا ہی سمندر جوش مار رہا ہوتا ہے جس میں ایک رکعت کا ثواب کم از کم ستر گنا اور خاص اخلاص اور خشوع کی مناسبت سے سات سو تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ جو اشخاص بیس کی بجائے آٹھ رکعتیں پڑھیں وہ یقیناً خسارے میں ہیں۔

بیس تراویح پڑھنے والے کو صرف ایک ماہ میں کم از کم بیالیس ہزار رکعت کا ثواب ملتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

۳۔ نمازِ تہجد:

نمازِ تہجد کی بڑی فضیلت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''رات کی نماز کو دن کی نماز پر ایسے فضیلت حاصل ہے جیسے چھپ کر صدقہ کرنے کی فضیلت کھل کر صدقہ کرنے پر''۔

(السید احمد الہاشمی، مختار الاحادیث النبویہ والحکم المحمدیہ، حدیث نمبر ۸۱۵)

حضورِ اکرمؐ کے چند اور ارشاداتِ عالیہ ملاحظہ ہوں:

''رات کے آخری حصے میں ابن آدم کی دو رکعتیں جو وہ پڑھے۔ دنیا اور مافیہا سے بہتر ہیں اور اگر میری امت پر زیادہ سخت نہ ہوتا تو میں ان پر رات کی نماز کو فرض کر دیتا''۔

(السید احمد الہاشمی، مختار الاحادیث النبویہ والحکم المحمدیہ، حدیث نمبر ۹۲۴)

''جب آدمی رات کو بیدار ہو اور اپنے اہل کو جگا دے اور دونوں دو رکعت نماز پڑھ لیں تو ان کو کثرت سے اللہ کے ذکر کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے''۔

(السید احمد الہاشمی، مختار الاحادیث النبویہ والحکم المحمدیہ، حدیث نمبر ۹۵)

''رات کی نماز دو دو رکعت میں ہوگی۔ پھر اگر کوئی تم میں سے ڈرے صبح ہونے سے تو وہ بیٹھ کر دو رکعت ہی پڑھ لے اور اس کے ساتھ وتر پڑھ لے''۔ (السید احمد الہاشمی، مختار الاحادیث النبویہ والحکم المحمدیہ، حدیث نمبر ۲۰۷)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک میں عبادت کا زیادہ اہتمام فرماتے تھے۔ اسی لئے حضرت ام سلمہؓ نے پوچھ لیا کہ شاید رکعت تہجد میں بھی اضافہ فرما دیا ہو تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جواب سے واضح ہوا کہ تہجد میں آپؐ کا رمضان و غیر رمضان کا عمل یکساں تھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اتنی محنت کرتے کہ اس کے علاوہ اتنی محنت نہ کرتے۔ جو شخص رمضان المبارک میں عشاء کے وقت نمازِ تراویح پڑھ لے وہ پھر آخری رات میں تہجد پڑھ سکتا ہے۔

۴۔ نفلی عبادات:

حضور پُرانوار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ اور تراویح کا ذکر فرمانے کے بعد عام فرض اور نفلی عبادات کے اہتمام کی طرف متوجہ فرمایا کہ اس میں ایک نفل کا ثواب دوسرے مہینوں کے فرائض کے برابر

ہے اور اس کے ایک فرض کا ثواب دوسرے مہینوں کے ستر فرائض کے برابر ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک میں اللہ کو یاد کرنے والا شخص بخشا بخشایا ہے اور اللہ سے مانگنے والا نامراد نہیں رہتا۔

۵۔ قرآن حکیم کی تلاوت:

رمضان المبارک میں قرآن حکیم کی تلاوت کا بڑا ثواب ہے۔

۶۔ غرباء اور مساکین سے غم خواہی:

رمضان المبارک میں غرباء اور مساکین کی مدد کی جائے۔

رمضان المبارک غرباء اور مساکین سے غم خواہی کا مہینہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مبارک مہینے میں غرباء اور مساکین کی مدد فرماتے اور انہیں افطار میں شامل فرماتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''رمضان میں اللہ کا ذکر کرنے والا بخشا ہوا ہے اور اس مہینے میں اللہ سے سوال کرنے والا محروم نہیں ہوگا۔''

(السید احمد الہاشمی مختار الاحادیث النبویہ والحکم المحمدیہ حدیث نمبر ۲۱۸)

۷۔ اعتکاف:

حضرت عبدالقادر جیلانی (غنیۃ الطالبین حصہ اول) کے صفحہ ۲۹ پر ارشاد فرماتے ہیں کہ روزے دار کے لئے اعتکاف میں بیٹھنا مستحب ہے۔ اعتکاف اسی مسجد میں ہوتا ہے جس میں باجماعت نماز پڑھی جاتی ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے۔

دوران اعتکاف تلاوت قرآن پاک، سبحان اللہ والحمد للہ اور لا الہ الا اللہ کی کثرت اور اللہ تعالیٰ کے افعال و صفات میں غور وفکر اللہ تعالیٰ کی قربت کا سبب بنتے ہیں۔ فضول گفتگو سے بچا جائے۔ معتکف کو ضرورت کے بغیر گوشہ خلوت سے باہر آنا جائز نہیں مثلاً غسل واجب ہو جائے تو غسل کے لئے آنا جائز ہے، یا کسی مصیبت میں پڑ جانے کا ڈر ہو یا سخت بیماری کا ڈر ہو یا ضرورت بشری۔ عورت گھر میں اعتکاف کرے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص عشرہ رمضان میں اعتکاف کرے اس کو دو حج اور دو عمروں کا اجر ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ کی رضا کے واسطے کرتا ہے تو حق تعالیٰ شانہٗ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ فرما دیتے ہیں جن کی مسافت آسمان اور زمین کی درمیانی مسافت سے زیادہ چوڑی ہے۔

۸۔ شب قدر میں قیام:

رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے ایک رات ''شب قدر'' کہلاتی ہے۔ اس ایک رات کی عبادت ایک ہزار ماہ کی مقبول عبادت سے بہتر ہے۔

لہٰذا ۲۱ رمضان المبارک، ۲۳ اور ۲۵ نیز ۲۷ اور ۲۹ رمضان المبارک کی پانچ راتوں میں جاگنے والے اور قیام کرنے والے نے یقیناً شب قدر کو حاصل کر لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے تلاش کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو''۔

(السید احمد الہاشمی مختار الاحادیث النبویہ والحکم المحمدیہ حدیث نمبر: ۲۵۹)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''جو شخص ایمان اور اللہ کی خوشنودی کی خاطر رمضان کی تراویح کے لئے کھڑا رہا تو اس کے گناہ گزشتہ معاف کر دیئے جائیں گے''۔

(السید احمد الہاشمی مختار الاحادیث النبویہ والحکم المحمدیہ حدیث نمبر: ۱۳۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں صدق دل سے ہادی برحق صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اُسوہ حسنہ اور ارشادات عالیہ پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

☆☆☆☆☆

عبادات

فضائل رمضان المبارک

فقیر محمد یوسف ظفر

عبادات یا بندگی کا مطلب غلام ہونا یا غلامی قبول کرنا یعنی مالک کے ہر حکم کی دل و جان سے تعمیل کرنا، ہر کام اپنے آقا و مالک کی خوشنودی کے لیے کرنا۔ اسلام میں ایمان یا عقیدے کی درستی کے لیے عبادات پر زور دیا گیا ہے۔ عبادات اللہ تعالیٰ کے ساتھ براہ راست ربط اور تعلق کی ایک عملی صورت ہونے کا باعث بذات خود مقصد اور نصب العین بھی ہیں اور اسلام کے باقی احکام و قوانین پر عمل کرنے کے لیے آمادہ کرنے اور ان احکام کی روح کو سمجھنے کے لیے تربیت کا ایک خاص ذریعہ بھی ہیں۔ یوں تو اسلام کے ہر حکم کی تعمیل عبادت ہے۔ دین اسلام کا تیسرا ستون اور بنیادی عبادت رمضان المبارک کا روزہ ہے۔ روزے کے لیے عربی لفظ صوم ہے، جبکہ رمضان کا معنی جلا کر، راکھ کر دینے والا ہے۔ یعنی یہ مہینہ گناہوں کو جلا کر ختم کر دیتا ہے۔ رمضان المبارک خیر و برکت کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت مہینہ میں تمام بالغ اور عاقل مسلمانوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے روزہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے، جماع کرنے، غیبت، چغلی، فحش گوئی اور جھوٹ وغیرہ سے ایمانداری خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ بچنے کا نام ہے۔ حضور محمد مصطفیؐ کا فرمان ہے "جس آدمی نے روزہ رکھ کر جھوٹ بولا، یا اس پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (بخاری)

یہی وہ ماہ مقدس ہے جس کے اول میں رحمت اس کے درمیان میں بخشش اور آخر میں آگ سے آزادی ہے۔ (مشکوٰۃ)

رمضان المبارک ہر لمحہ، ہر لحظہ اور ہر گام پر انعامات خداوندی لٹاتا ہوا اور عصیاں شعاروں کو بخشش و مغفرت کا مژدہ (خوشخبری) سناتا ہوا نظر آتا ہے۔ اس ماہ مقدس میں بندہ مومن ایک آیت بھی تلاوت کرے تو انعام زمین و زمان کی وسعتوں سے بڑھ کر عطا فرماتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت محمد مصطفیؐ نے فرمایا کہ روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے اور دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔ رمضان المبارک کی پہلی رات اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے ایک فرشتہ کو مقرر کر دیتے ہیں۔ جو اعلان کرتا ہے اے نیکیوں سے بغاوت کر کے گناہ کرنے والے اب تو رک جا۔ اے برائیوں سے بغاوت کر کے نیکیاں کرنے والے جلدی کر نیکیوں سے اپنا دامن بھر لے (ترمذی) یہی وہ ماہ مقدس ہے جس میں ہمیں بوسیلہ حضرت محمد مصطفیؐ قرآن مجید جیسا لازوال شہرہ آفاق حکمت و دانائی عطا ہوا۔ وہ قرآن مجید جس کا ہر لفظ ہر آیت اور ہر انداز عیب سے پاک اور مبرا ہے۔ سورۃ البقرہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "یہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل ہوئی۔" رمضان المبارک کا ہر دن عظمت و مغفرت کا دن ہے مگر لیلۃ القدر کی شب نور میں قرآن نازل ہوا۔ یہی رات بخشش و مغفرت کی ضمانت ہے۔ اس رات کو مکمل شب بیداری کرو۔ نوافل کثرت سے پڑھو اور قرآن مجید کی تلاوت کرو کیا معلوم تمہیں وہ لمحہ نصیب ہو جائے اور یہی برکت والی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

حضرت محمد کا فرمان عالی ہے۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازے کا نام باب الریان ہے اس سے صرف اور صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے۔ (صحیح بخاری)

جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے (متفق علیہ) جو شخص رمضان المبارک میں ایمان کی حالت میں حصول ثواب کی نیت سے روزے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ حدیث قدسی ہے یعنی ہر انسان کے ہر عمل کا ایک مقرر کیا ہوا ثواب ملے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ خاص میرے لیے ہے۔ اس کا اجر بھی میں خود ہی دوں گا۔

اس ماہ مقدس میں جس نے جان بوجھ کر ایک روزہ ترک کیا اور اس نے چھوڑے ہوئے روزے کے بدلے میں پوری زندگی بھی روزے رکھے تو رمضان المبارک میں جو ثواب ملنا تھا وہ اسے نہیں پا سکے گا۔

باقی صفحہ نمبر 39 پر

ایمانیات

ہار آخرت کی ہار جیت آخرت کی جیت

حاجی غلام حسین سرمیکی

"جب اجتماع کے دن وہ تم سب کو اکٹھا کرے گا۔ وہ دن ہوگا ایک دوسرے سے مقابلے میں لوگوں کی ہار جیت کا" (التغابن۔9) تغابن کا لفظ ایسے معاملہ کیلئے بولا جاتا ہے جب کہ ایک فریق نیچا رہے اور دوسرا فریق اونچا۔ ایک کو گھاٹا ہو اور دوسرا نفع اٹھا لے جائے۔ مطلب یہ کہ لوگ غلط فہمی سے اسی دنیا کو ہار جیت (تغابن) کا دن سمجھے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ہار جیت کا دن تو دراصل آخرت ہے۔ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مقاتل بن حیان نے کہا ہے۔

"کوئی ہار جیت اس سے بڑی نہیں کہ ایک گروہ کو جنت میں داخل کیا جائے اور دوسرے گروہ کو جہنم میں ڈالا جائے۔"

دنیا میں شہرت، عزت، دولت، اقتدار اور عیش کے بے شمار مواقع کھلے ہوئے ہیں۔ ہر شخص اپنے اپنے حالات کے مطابق ان کی طرف دوڑ رہا ہے۔ جو شخص ان مواقع میں سے کوئی حصہ اپنے لئے پالیتا ہے اس کے اندر فخر کی نفسیات پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ اپنے کو کامیاب سمجھنے لگتا ہے۔ اس کے برعکس جو شخص ان کو نہیں پاتا، اس کو لوگ حقیر سمجھنے لگتے ہیں۔ عام خیال یہ ہو جاتا ہے کہ یہ وہ شخص ہے جو زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ گیا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ، شعوری یا غیر شعوری طور پر، اسی دنیا کو ہار جیت کی جگہ سمجھتے ہیں۔ ان کا ذہن یہ ہو جاتا ہے کہ اسی دنیا کی جنت، جنت ہے اور یہیں کی دوزخ، دوزخ۔ قرآن نے بتایا کہ یہ شخص دھوکہ ہے۔ ہار جیت تو دراصل وہ ہے جو اگلی زندگی میں سامنے آنے والی ہے۔ وہ لوگ جو دنیا میں اپنے کو فاتح سمجھتے ہیں۔ جب پردہ ہٹے گا تو یہ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے کہ اصل حقیقت تو کچھ اور تھی۔ وہاں جا کر معلوم ہوگا کہ کون گھاٹے میں رہا اور کون نفع کما لے گیا۔ اصل میں دھوکا کس نے کھایا اور کون ہوشیار نکلا۔ کون زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ گیا اور کون آگے بڑھنے والا ثابت ہوا۔ کس نے اپنی صلاحیتوں کو نتیجہ خیز کام میں لگایا اور کون تھا جس نے اپنی تمام توانائیوں کو وقتی تماشوں میں برباد کر ڈالا۔

حقیقت یہ ہے کہ ہار اسی کی ہے جو آخرت میں ہارا اور جیت صرف اس کی ہے جس کو آخرت میں جیت حاصل ہوئی۔ وہ لوگ جو دنیاوی مصلحتوں میں مہارت دکھا کر آج کی دنیا میں عزت اور ترقی حاصل کر رہے ہیں، کل کی دنیا میں ان کی یہ مہارتیں، بکر فریب بالکل بے کار ثابت ہوں گی۔ مرنے کی بعد جب وہ آخرت کے عالم میں پہنچیں گے تو وہاں کے حالات میں عزت کی جگہ پانے کیلئے اسی طرح اپنے آپ کو نااہل پائیں گے جس طرح ایک قدیم طرز کا دستکار روایتی ماحول میں باکمال نظر آتا ہے۔ لیکن اگر اس کو ٹیکنیکل معاشرہ میں پہنچا دیا جائے تو وہ بالکل بے قیمت ہو جائے گا۔

دنیا ایک امتحان کا مقام: کالج میں امتحان ہو رہا تھا۔ ایک طالب علم امتحان ہال میں داخل ہوا۔ مگر اس نے امتحان کی کاپی پر کچھ نہیں لکھا۔ وہ بس بیٹھا ہوا سگریٹ پیتا رہا اور تین گھنٹہ گزار کر باہر چلا آیا۔ اس کے بعد وہ لائبریری پہنچا اور وہاں کتابوں کے درمیان بیٹھ کر پرچہ حل کرنا شروع کر دیا۔ امتحان ہال میں اس نے اپنی کاپی سادہ چھوڑ دی تھی مگر لائبریری میں اس نے اپنی کاپی بھر ڈالی۔ آپ کہیں گے کہ یہ فرضی کہانی ہے۔ کوئی طالب علم اتنا بے وقوف نہیں ہو سکتا کہ امتحان ہال میں پرچہ حل نہ کرے اور لائبریری میں بیٹھ کر کاپی بھرنے لگے اور اگر یہ واقعہ سچا ہو تو یقیناً وہ کوئی ایسا طالب علم ہوگا جس کا دماغ

صحیح نہ ہو۔ یہ درست ہے کہ اس قسم کی حرکت کوئی پاگل طالب علم ہی کرسکتا ہے۔مگر دنیا کے امتحان کے معاملہ میں جو بات لوگوں کو اتنی عجیب معلوم ہوتی ہے۔آخرت کے معاملہ میں ہر شخص اسی طریقہ پر عمل کررہا ہے۔کالج کی ذمہ دار طلبہ کا امتحان معلوم ہوتی ہے۔آخرت کے معاملہ میں ہر شخص اسی طریقہ پر عمل کررہا ہے۔کالج کے ذمہ دار طلبہ کا امتحان جہاں لینا چاہتے ہیں وہ امتحان ہال ہے نہ کہ لائبریری۔ اسی طرح خدا کے بھی امتحان لینے کے مقامات ہیں۔مگر لوگوں کا حال یہ ہے کہ خدا نے امتحان کے جو مقامات مقرر کئے ہیں وہاں لوگ امتحان میں پورا اترنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اس کے بجائے وہ دوسرے مقامات پر خدا پرستی اور دین داری کا کمال دکھارہے ہیں۔

خدا آدمی کے ایمان کا ثبوت دل کی انابت میں دیکھنا چاہتا ہے اور لوگ اپنے ایمان کا ثبوت کلمہ ایمان کے مخارج میں دے رہے ہیں۔خدا آدمی کی عبادت کو خشوع کے معیار پر جانچ رہا ہے اور لوگ مسائل کی پابندی میں اپنی عبادت گزاری کا ثبوت فراہم کررہے ہیں۔ خدا لوگوں کے دین کو کردار اور معاملات کی سطح پر جانچ رہا ہے اور لوگ اشراق وچاشت کے فضائل میں اپنی دین داری کا مظاہرہ کررہے ہیں۔خدا چاہتا ہے کہ آدمی اپنے آپ پر خدا کی حکومت قائم کرنے والا بنے اور لوگ کسی خارجی شخص کے خلاف اکھاڑ پچھاڑ کرکے حکومت خداوندی کے قیام کا کریڈٹ لینے میں مصروف ہیں۔خدا کسی آدمی کو جہاں مظلوموں کی حمایت کرنے والا دیکھنا چاہتا ہے وہ مظلوم فرد ہے مگر لوگوں کا حال یہ ہے کہ اجتماعی واقعات پر تقریریں اور بیانات پیش کرکے اپنے کو مظلوموں کا حامی ثابت کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

ہر آدمی جانتا ہے کہ کسی طالب علم کی وہ کاپی بالکل بےکار ہے جو امتحان ہال کی بجائے لائبریری میں بیٹھ کر بھری گئی ہو۔کاش لوگ جانتے کہ ٹھیک اسی طرح وہ عمل بے حیثیت ہے جو خدا کے مطلوبہ مقام ومعیار کے علاوہ کہیں اور پیش کیا گیا ہو۔خیال رہے کہ موت کے معاملہ کی نزاکت اس وقت بہت بڑھ جاتی ہے جب یہ دیکھا جائے کہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں وہ کسی بھی وقت کسی بھی شخص کیلئے آسکتی ہے اس کے بعد عمل کی مہلت ختم ہوجاتی ہے۔اس کے بعد دو ہی چیز باقی رہتی ہیں۔ جنت یا جہنم۔ یہ امتحان کی کاپی چھین لینے کا وقت ہوتا ہے نہ کہ پرچہ حل کرنے کا۔ لہٰذا عمل کریں کیونکہ دنیا عمل کی جگہ ہے یہاں حساب نہیں اور آخرت حساب کی جگہ ہے وہاں عمل نہیں۔خیال رہے کہ ہمارا اس دنیا میں کوئی دشمن نہیں سوائے نفس امارہ اور شیطان مردود کے۔ بقول قرآن مجید ”کہیں شیطان مردود اور دنیا ہمیں دھوکہ نہ دیں“ ہمارے اصل دشمن وہ ہیں جو ہمارے اندر غصہ، غرور، لالچ، حسد، غیبت، ظلم وناانصافی اور نفرت کی صورت میں ہمارے اندر موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں ان تمام دشمنوں سے جو ہمارے اندر موجود ہیں اور ہمارے اصلی دشمن ہے ان سے برسرپیکار رہنے اور اصل خوشی اور کامیابی جو قیامت کے امتحان میں جیت کی صورت میں ملے گی اس کی توفیق عطا فرمائیں۔آمین!

❀☆✿☆❀

بقیہ: اقسام بدعات

”حضرت ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے کہ رسول پاکؐ نے فرمایا: جس نے کسی بدعتی شخص کی تعظیم کی اس نے دین اسلام کو ڈھا دینے میں مدد دی۔“

بدعتی کا انجام: فرمان نبویؐ ہے:

اِنَّ اَھْلَ الْبِدَعِ کِلَابُ اَھْلِ النَّارِ۔

”بے شک بدعتی لوگ جہنم والوں کے کتے ہیں۔۴

مراجع ومصادر:

۱۔ سید شریف جرجانی (متوفی ۸۱۶ھ)، کتاب التعریفات، ص ۱۱، مطبوعہ مصر ۱۳۰۶ھ۔
۲۔ ابن منظور افریقی، لسان العرب، جلد ۸، ص ۶، مطبوعہ نشر ادب الحوزہ قم ایران۔
۳۔ علامہ ابن اثیر جزری مبارک بن (متوفی ۶۰۶ھ)، النہایہ جلد ۱، ص ۱۰۹، مطبوعہ موسسہ اسماعیلیان قم ایران۔
۴۔ وحید الزمان (متوفی ۱۳۳۸ھ) ہدیۃ المہدی، ص ۱۱۷، مطبوعہ دہلی ۱۳۲۵ھ
۵۔ ایضاً ۶۔ رجحانات صوفیہ اردو (علامہ محمد بشیر)

❀☆✿☆❀

احکامات

اقسامِ بدعات

اویس قرنی، کراچی

مشہور لغوی عالم علامہ شریف جرجانی متوفی (۸۱۲ھ) نے ''کتاب التعریفات'' میں بدعت کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھا ہے: ''البدعة هي الفعلة المخالفة للسنة'' یعنی بدعت وہ کام ہے جو خلافِ سنت ہو۔۱

علامہ ابن منظور افریقی نے ''لسان العرب'' میں بدعت کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے اور حدیث ''کل محدثة بدعة'' ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اس حدیث میں جو یہ ہے کہ ہر نیا کام بدعت ہے تو اس نئے کام سے مراد وہ کام ہے جو خلافِ اصولِ شریعت ہو اور سنت کے مطابق نہ ہو۔ ان کے الفاظ ہیں: ''يحمل الحديث الاخر (كل محدثة بدعة) انما يريد ماخالف اصول الشريعة ولم يوافق السنة''۔۲

علامہ ابن منظور نے ابن رشید جزری (متوفی ۶۰۶ھ) کا بدعت کے بارے میں مندرجہ ذیل اقتباس ''النہایہ'' سے نقل کیا ہے جو بدعت کی تعریف کے سلسلہ میں مانع و جامع ہے فرماتے ہیں:

''البدعة بدعتان بدعة هدى وبدعة ضلال فما كان في حيز الذم والانكار، وما كان واقعا تحت عموم ما ندب الله اليه وحض عليه الله ورسوله فهو في حيز المدح وما لم يكن له مثال موجود كنوع من الجود والسخاء وفعل المعروف فهو من الافعال المحمودة ولا يجوز ان يكون ذلك في خلاف ما ورد الشرع به الخ۔۳

یعنی بدعت کی دو قسمیں ہیں۔ بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ۔ جو کام اللہ اور اس کے رسول کے احکام کے خلاف ہو وہ مذموم اور ممنوع ہے اور جو کام کسی ایسے عام حکم کے ذیل سے ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے مستحب قرار دیا۔ اللہ اور اس کے رسول نے اس حکم پر ابھارا ہو اس کام کا کرنا محمود ہے۔ اور جن کاموں کی مثال پہلے موجود نہ ہو جیسے سخاوت کے اقسام اور دیگر نیک کام تو وہ اچھے کام ہیں۔ بشرطیکہ خلافِ شریعت نہ ہوں۔ کیونکہ رسول اللہؐ نے ایسے کاموں پر ثواب کی بشارت دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی اچھے کام کی ابتداء کی اس کو اپنا اجر ملے گا اور جو لوگ بعد میں اس اچھے کام کو اپنا ئیں گے ان کے عمل کا اجر بھی ملے گا۔ اور کوئی برے کام کی ابتداء کرے اس پر اپنی برائی کا وبال بھی ہوگا اور جو لوگ اس برائی کو کریں گے ان کا وبال بھی اس پر ہوگا۔''

اور یہ اس وقت ہے جب وہ کام اللہ تعالیٰ اور رسول اللہؐ کے احکام کے خلاف ہو۔''

بدعت ''ب'' کے زیر سے بدعت کا شرعی معنی ہے وہ نیا کام جو رسول اللہؐ کے عہد میں نہ ہوا ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ حسنہ اور قبیحہ (سیئہ)۔ شیخ امام محمد عبدالعزیز بن عبدالسلام نے کتاب القواعد کے آخر میں فرمایا: بدعت کی حسب ذیل اقسام ہیں: واجب، حرام، مستحب، مکروہ اور مباح۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کے جاننے کا طریقہ یہ ہے کہ بدعت کا قواعد شرعیہ سے موازنہ کیا جائے۔ اگر وہ بدعت قواعد ایجاب کے تحت داخل ہے تو واجب ہے اور اگر قواعد تحریم کے تحت داخل ہے تو حرام ہے۔ اور اگر قواعد استحباب کے تحت داخل ہے تو مستحب ہے اور اگر کراہت کے قاعدہ کے تحت داخل ہے تو مکروہ ہے۔ اگر اباحت کے قاعدہ میں داخل ہے تو مباح ہے۔

بدعاتِ واجبہ:

بدعاتِ واجبہ کی چند مثالیں یہ ہیں: علم نحو کا پڑھنا جس پر قرآن حدیث اور فقہ کا سمجھنا موقوف ہے۔ یہ اس لیے واجب ہے کہ علم شریعت کا حصول واجب ہے اور قرآن و حدیث کے بغیر علم شریعت

حاصل نہیں ہو سکتا اور جس چیز پر کوئی واجب موقوف ہو وہ بھی واجب ہوتی ہے۔

بدعت واجبہ کی دوسری مثال قرآن حدیث کے معانی جاننے کے لیے علم لغت کا حاصل کرنا۔ تیسری مثال دین کے قواعد اور اصول فقہ کو مرتب کرنا۔

بدعات مستحاب:

مدارس بنانا اور ہر ایسا اصلاحی اور رفاہی کام جو عہد رسالت میں نہیں تھا۔ جلسوں کا اہتمام کرنا وغیرہ۔

امام نووی فرماتے ہیں: امام بیہقی نے مناقب شافعی میں اپنی سند کے ساتھ امام شافعی سے روایت کیا ہے کہ بدعات کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جو کتاب و سنت کے خلاف ہو بدعت سئیہ ہے۔ دوسری قسم وہ جس میں بھلائی ہو کسی عالم کا اختلاف نہ ہو۔

بدعت کی لغت کی اعتبار سے حسب ذیل اقسام ہیں۔ بدعت مباحہ، بدعت مکروہہ، بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ۔ یہ بدعت وہ ہے جس سے اس کے بارے میں کوئی سنت متروک ہو جائے اور جس بدعت سے کسی سنت کا ترک نہ ہو وہ بدعت نہیں بلکہ وہ اپنی اصل میں مباح ہے۔

بدعت سیئہ:

بدعت سیئہ کے بارے میں چند آیات واحادیث درج ذیل ہیں:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا.

"آج میں نے تمہارے لیے دین مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کردی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کرلی ہے۔"

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ. (سورہ آل عمران: ۸۵)

"اور جو شخص اس دین اسلام کے علاوہ کوئی دین اختیار کرنا چاہیے تو وہ ہرگز اس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں ایسا شخص ناکام و نامراد ہوگا۔"

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ.

پس اگر کسی معاملے میں تمہارے درمیان اختلاف ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ۔ (سورہ النساء: ۵۹)

مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ. وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ.

"جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان باغات میں داخل ہوگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں اور وہ ان میں ہمیشہ رہے گا۔ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کے حدود سے تجاوز کرے تو وہ اس کو داخل کرے گا آگ میں جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔" (سورہ النساء: ۱۴-۱۳)

آپؐ نے فرمایا: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم: مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ۔"

"رسول اللہؐ نے فرمایا: جس نے ہمارے اس امر یعنی دین میں نئی بات پیدا کی جو اس میں نہیں تو وہ بات مردود ہے۔ یعنی ناقابل قبول ہے۔" (بخاری و مسلم)

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَیْسَ عَلَیْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ.

"جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ کام مردود ہے یعنی ناقابل قبول۔" (مسلم)

عن جابر رضی اللّٰہ عنہ "قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰهِ وَخَیْرَ الهدی هدی مُحَمَّد وسر الامور محدثاتها وکُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَة۔"

"آپ نے فرمایا: بے شک سب سے بہتر بات خدا کی کتاب ہے۔ اور سب سے بہتر راستہ محمد کا راستہ ہے اور بدترین چیز وہ ہیں جو دین میں نئی نکالی گئی ہوں (بدعت سیئہ) اور ہر بدعت (سیئہ) گمراہی ہے۔"

عن ابراهیم ابن میسرة قال قال رسول اللّٰہ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هدمِ الْاِسْلَامِ. (مشکوٰۃ)

باقی صفحہ نمبر 23 پر

NYF پاکستان

پہلا تاریخی ڈویژنل کانفرنس

محمد اسحاق سرموی، سیکرٹری فنانس

کانفرنس کا تعارف:

جس طرح صوبہ پنجاب پاکستان کے دل اور ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔اسی طرح این۔وائی۔ایف پنجاب ڈویژن بھی تعمیر وترقی کی راہ میں ایک اہم ڈویژن کی حیثیت رکھتی ہے۔ان وجوہات کو مدنظر رکھتے ہوئے NYF پنجاب ڈویژن نے پہلی تاریخی ڈویژنل کانفرنس منعقد کی۔اس تاریخی کانفرنس میں پنجاب بھر سے نو(۹) یونٹس کے صدور نے بھرپور شرکت کی۔ایبٹ آباد سے لے کر سرگودھا فیصل آباد تک سے مختلف یونٹس کے اہم عہدوں پر فائز نمائندوں نے اپنے اپنے یونٹ کی نمائندگی کی۔اس کانفرنس کے ذریعے NYF پاکستان کو جدید اور عالمگیر سطح پر مستحکم کرنے کے لئے لائحہ عمل طے کیا گیا۔اس کانفرنس کے وساطت سے پنجاب بھر میں موجود تمام یونٹس کے درمیان باہمی ہم آہنگی اور مذہبی یکجہتی کو فروغ دینے کے لئے اصول اور ضابطے وضع کئے گئے۔موجودہ حالات میں NYF نے پاکستان کو درپیش چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لئے موثر اقدامات کئے ہیں۔ NYF کی تعمیر وترقی، لیڈرشپ کی کمی کو پورا کرنے اور موجودہ حالات میں نوربخشی تعلیمات یعنی شاہ ہمدانؒ اور شاہ سیدؒ کی تعلیمات کے عین مطابق فقہ الاحوط، اصول اعتقادیہ کی روشنی میں عمل کرنے اور صحیح معنوں میں صوفی اور تصوفی بن کر پوری دنیا میں شمع تصوف کی اس عظیم تعلیمات کو پھیلانے کا عزم کیا۔حصول تعلیم اور فروغ تعلیم کے سلسلے میں مخصوص سیمنار اور کانفرنس کے انعقاد کے لیے سفارشات پیش کی گئیں۔

کانفرنس کا مقصد:

اس تاریخی کانفرنس کا بنیادی مقصد NYF پاکستان کی مرکزیت کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کے اندر لیڈرشپ کوالٹی کو بڑھانے اور شخصیت سازی کے لئے پلیٹ فارم مہیا کرنا تھا۔ اس پلیٹ فارم کے ذریعے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے نوربخشی نوجوانوں کو جمع کر کے ان کے درمیان باہمی ہم آہنگی کو فروغ دینا، مذہب حقہ کو درپیش مسائل اور چیلنجز سے نمٹنے کے لیے لائحہ عمل طے کرنا اور آنے والی نسلوں کو ایک بہترین پلیٹ فارم مہیا کرنا تھا۔اس کے علاوہ مختلف یونٹس سے منسلک نوجوانوں کو موجودہ حالات کے عین مطابق ذہنی اور فکری ہم آہنگی کو اجاگر کر کے این۔وائی۔ایف پاکستان کی تعمیر وترقی کے لئے جامع منصوبہ بندی کرنے کے علاوہ نوجوانوں میں خوداعتمادی اور احساس ذمہ داری، ذہنی اور فکری صلاحیت کو مزید فروغ دینا ہے۔

کانفرنس کا ایجنڈا:

- ☆ تعلیم وصحت کے شعبے میں ترقی۔
- ☆ امن، محبت اور بھائی چارگی کو فروغ دینا۔
- ☆ ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا کا بہتر استعمال۔
- ☆ مالیاتی اُمور کو مستحکم کرنا۔
- ☆ تعلیمات نوربخشیہ کو عالمگیر سطح پر روشناس کرانا۔
- ☆ این۔وائی۔ایف پنجاب ڈویژن کی نئی کابینہ کی حلف برداری۔

کانفرنس:

یوں یہ پہلا تاریخی ڈویژنل کانفرنس جناب ڈاکٹر عبدالعزیز، ایڈوکیٹ دلشاد علی حیدری اور محمد خان کی زیر نگرانی ۲۹ مارچ بروز ہفتہ کو شروع ہو کر ۳۰ مارچ بروز اتوار شام پانچ بجے تک مسلسل جاری رہا۔ اس عظیم کانفرنس کو کل چھ مختلف مرحلوں میں تقسیم کیا گیا۔جس میں

مختلف ایجنڈوں کو زیرِ غور لایا گیا اور ان پر عمل درآمد کے لئے جامع حکمت عملی بھی طے کی گئی۔ کانفرنس میں پنجاب بھر سے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں نے بھرپور شرکت کی جس میں ڈاکٹرز، وکیل، سکالرز، ماسٹرز، گریجویٹ اور کثیر تعداد میں طالب علم شریک ہوئے۔ ابتدائی مرحلے میں تمام شرکائے کانفرنس نے اپنا اپنا تعارف کرایا۔ یہ کانفرنس جناب ایڈووکیٹ دلشاد علی حیدری صاحب، ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب، غلام علی راجو صاحب، محمد خان قشقری صاحب، محمد الیاس صاحب اور دلاور حسین صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی۔

ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے این۔وائی۔ایف پاکستان کے تاریخی پس منظر سے سامعین کو آگاہ کرتے ہوئے ماضی کی تلخ یادوں اور NYF سے وابستہ سازشوں کا خصوصی ذکر کیا۔ انہوں نے عصرِ حاضر میں ذہنی اور سفارتی طریقے سے NYF پاکستان کو مستحکم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ جناب ایڈووکیٹ دلشاد علی حیدری نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں NYF کی حالیہ مرکزیت کو مزید تقویت دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے ۲۰۱۱ء کی صدارتی کانفرنس کا خصوصی حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ آج کی یہ اہم کانفرنس اس کی ایک کڑی ہے۔ تاہم انہوں نے نوجوانوں کو نقلی صوفیہ بننے کی بجائے حقیقی معنوں میں تصوفی بن کر شمع تصوف کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اسے زندگی کا ضابطہ اور شعار بنانے کی تلقین کی انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ دور میں ہمارے علماء و مشائخ نوربخشی عوام کو شاہ سیدؒ کے تعلیمات کی روشنی میں تربیت دینے سے ناکام رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے امن و محبت کی تعلیمات پر مبنی مذہب حقہ باہمی خلفشار کا شکار نظر آتا ہے۔

اس عظیم کانفرنس میں تعلیم و صحت کے ایجنڈے پر بحث کرتے ہوئے تمام شرکائے محفل نے تعلیم کے میدان میں نوربخشی نوجوانوں کو مزید روشناس کرانے کے لئے اپنے اپنے مفید اور ضروری مشورے دئے۔ تعلیمی شعور و آگاہی کو مزید بڑھانے کے لئے مختلف پراجیکٹ پر کام کرنے اور تعلیمی سیمنار اور کانفرنس وغیرہ منعقد کرانے کا فیصلہ کیا گیا۔ ابتدائی طور پر حصولِ تعلیم کے حوالے سے موثر آگاہی اور شعور کو اجاگر کرنے کے لئے بہت جلد ایک کتابچہ تعلیمی سرگرمیوں اور مختلف کالجوں اور یونیورسٹیوں کی داخلہ پالیسی پر مشتمل شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور رواں سال میں ایک شاندار تعلیمی سیمنار منعقد کر کے تعلیم کی اہمیت اور افادیت کو عام آدمی تک پہنچا کر شعورِ تعلیم کو کما حقہ بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا۔ پنجاب بھر میں نوربخشی عوام کو بہترین سہولیات کی فراہمی کے لئے بلڈ بینک بنانے کا فیصلہ کیا گیا جس کے ذریعے غریب اور ضرورت مند نوربخشی مریضوں کو ضرورت کے وقت خون کی دستیابی کو یقینی بنایا جائے گا۔

تمام نوجوانوں نے امن و امان کے ایجنڈا پر بحث کرتے ہوئے کہا کہ شاہ سیدؒ کا مشن باہمی اختلافات کو ختم کرنا تھا اور دھرتی کو امن کا گہوارہ بنانا تھا اس لئے شاہ سیدؒ کے حقیقی پیروکار ہونے کی حیثیت سے معاشرے میں امن و امان کو برقرار رکھنا نہ صرف ہمارا اصول ہے بلکہ نوربخشی تعلیمات کا ایک اہم جز ہے۔ موجودہ حالات میں معاشرے میں امن و امان کو شدید خطرات لاحق ہیں تاہم تمام شرکاء اس بات پر متفق تھے کہ حقیقی معنوں میں تعلیمات صوفیہ نوربخشیہ پر عمل پیرا ہو کر معاشرے کو امن کا گہوارہ بنایا جا سکتا ہے۔

ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا کے حوالے سے بحث کرتے ہوئے تمام شرکاء نے کہا کہ موجودہ دور ذرائع ابلاغ کا دور ہے۔ بہترین ذرائع ابلاغ اور انفارمیشن سیل کے بغیر NYF کی ترقی و تعمیر ناممکن ہے۔ تاہم تمام شرکاء نے کہا ذرائع ابلاغ کا بہتر استعمال وقت کی اشد ضرورت ہے اس طرح NYF میڈیا سیل کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے کچھ مفید سفارشات پیش کی گئیں۔ ساتھ ساتھ فیس بک پر بھی مختلف جعلی اکاؤنٹ کے ذریعے NYF پاکستان کی ساکھ کو نقصان پہنچانے پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا اور مشترکہ طور پر ان سازشوں کے سدباب کے لئے لائحہ عمل طے کیا گیا۔

مالیاتی امور کے حوالے سے بحث کرتے ہوئے تمام شرکا نے کہا کہ کسی بھی آرگنائزیشن کے لئے ایک مستحکم مالیاتی نظام ناگزیر ہے۔ اس ضمن میں NYF پنجاب ڈویژن کے مالیاتی نظام کو مزید مستحکم اور مضبوط بنانے کے لئے جدید طور طریقوں کو زیرِ غور لایا گیا۔ تاہم

مشترکہ طور پر تمام شرکا نے فیصلہ کیا کہ NYF پنجاب ڈویژن کے ہر یونٹ کے عہدیداران اپنے حلقوں میں انسانی وسائل کے حوالے سے باقاعدہ سروے کرائیں گے اور NYF کی ممبر سازی کو مزید بڑھا کر ممبر شپ فیس کی مد میں مالی امور کو بہتر بنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ مختلف دینی کتابوں کو شائع کر کے اور NYF میڈیا پر اشتہارات چلا کر بھی ڈویژن کے مالیاتی امور کو مزید مستحکم کرنے کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔ مزید برآں تعلیمات نوربخشی کو عالمگیر سطح پر روشناس کرانے کے لئے تمام نوجوانوں کو تعلیم کے میدان میں آگے بڑھنے کی تلقین کی گئی۔ ایم فل اور پی۔ ایچ۔ ڈی تک تعلیم حاصل کر کے مقالہ، ریسرچ اور اشاعت کے ذریعے ہی حضرت شاہ ھمدانؒ اور شاہ سیدؒ کی عظیم تعلیمات کو عالمی سطح پر روشناس کرایا جا سکتا ہے اس لئے تمام شرکاء نے مشترکہ طور پر نوربخشی نوجوانوں کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے سلسلے میں موثر مہم جوئی کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کانفرنس کا ایک اہم حصہ این۔ وائی۔ ایف پنجاب ڈویژن کی نئی کابینہ کی حلف برداری تھا۔ جناب ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب نے باقاعدہ طور پر تمام ممبروں سے (سال ۲۰۱۴ء سے ۲۰۱۶ء تک کے لئے) حلف لیا۔

غلام علی راجو صدر، دلاور حسین نائب صدر، محمد الیاس جنرل سیکریٹری، محمد علی ڈپٹی جنرل سیکریٹری، محمد اسحاق سرموئی فنانس سیکریٹری، محمد سیف اللہ ڈپٹی فنانس سیکریٹری، معروف حسین انفارمیشن سیکریٹری، ڈاکٹر شاہد ڈپٹی انفارمیشن سیکریٹری، ڈاکٹر محمد علی جوہر ایجوکیشن سیکریٹری، جنید علی ڈپٹی ایجوکیشن سیکریٹری، محسن عباس آفس سیکریٹری اور ذاکر حسین ڈپٹی آفس سیکریٹری۔

تقریب حلف برداری کے بعد یہ تاریخی کانفرنس اپنی اختتامی مراحل میں داخل ہوئی۔ جناب ڈاکٹر عبدالعزیز نے اپنا اختتامی خطبہ دیتے ہوئے تمام کابینہ ممبر کو فرداً فرداً خصوصی ٹاسک دیا جو کہ کتابچہ، ماہانہ ممبر شپ، ڈیٹا بیس، تعلیمی سیمینار، بلڈ بنک، این۔ وائی۔ ایف کی نئی یونٹ کی تشکیل نو، سروے رپورٹس اس کے علاوہ مختلف دینی کتابوں کی اشاعت پر مشتمل تھا۔ انہوں نے کہا کہ کابینہ کا ہر ممبر اپنی ذمہ داری کا بھرپور یقین دلائے اور مختلف عہدوں سے ہٹ کر بھی کام کریں مزید کہ ہر ممبر کو اپنے ٹاسک کو مقررہ مدت میں مکمل کر کے اپنی اپنی رپورٹس پیش کرنے کی ہدایت جاری کی گئی۔ انہوں نے تمام شرکاء کا بھرپور انداز میں شکریہ ادا کرتے ہوئے اس شاندار کانفرنس کے کامیاب اختتام پر مبارک باد پیش کی اور دعائیہ کلمات کے ساتھ اپنے خطبہ کا اختتام کیا۔

آخر میں جناب غلام علی راجو صدر این۔ وائی۔ ایف پنجاب ڈویژن نے تمام شرکاء کو مبارک باد پیش کی اور اپنی کابینہ کے تمام ممبر کو دیئے گئے ٹاسک کو بروقت مکمل کرنے کی تلقین کرتے ہوئے شاہ سید ہاؤس کے انتظامیہ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ان کی انتظامی امور کو سراہا اور دعائیہ کلمات کے ساتھ اس عظیم کانفرنس کا اختتام کیا!!! یوں یہ عظیم کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

☆☆☆☆☆

شخصیات

سیمینار عظمت حضرت فاطمۃ الزہراؑ

زاھدہ ابراھیم

W.Wing NYF راولپنڈی اسلام آباد کی زیر نگرانی جشن ولادت با سعادت جگر گوشہ رسول حضرت فاطمہ زہرا علیہ السلام کے سلسلے میں جامع مسجد صوفیہ نور بخشیہ اسلام آباد میں ۲۰ اپریل ۲۰۱۴ کو ایک نہایت ہی پروقار سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ یہ W.Wing NYF کی زیر نگرانی دوسرا بڑا عظیم سیمینار تھا۔ سیمینار نہایت ہی جوش و خروش اور مذہبی عقیدت و احترام سے منعقد کیا گیا۔ سیمینار میں راولپنڈی، اسلام آباد، علی پور، واہ کینٹ اور ٹیکسلا سے بھی خواتین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ سیمینار میں خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا علیہ السلام کے موضوع پر تقریری مقابلے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس کا مقصد نوربخشی بچیوں میں اسلام کی تعلیمات اور حضرت فاطمہؑ کی سیرت طیبہ کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرنے کا شوق پیدا کرنا اور سامعین کو خاتون جنت کی سیرت، افکار اور تعلیمات سے روشناس کرانا تھا۔

سیمینار W.Wing NYF کی صدر مہرین انصاری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض زاہدہ ابراہیم نے سرانجام دیے۔ تقریری مقابلے کے لیے ججز کی ذمہ داری جناب ڈاکٹر غازی محمد نعیم صاحب، علی احمد قمر صاحب اور حافظ ذاکر علی ثاقب صاحب نے سرانجام دیں۔

تقریب صبح ۱۰ بجے باقاعدہ تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی جس کی سعادت حافظہ کرن علی نے حاصل کی۔ اور اردو ترجمہ کا شرف حافظہ مہوش رضا نے حاصل کیا۔ اس کے بعد جیا زہرا، یاسمین، حبیبہ، ثانیہ، آسیہ، بلقیس، زاہدہ گل، زبیدہ اور فاطمہ منور نے نعت رسول مقبول اور حضرت فاطمہ کی شان میں قصیدوں کے نذرانے پیش کر کے عقیدت و محبت کا اظہار کیا۔ تقریری مقابلے میں اسلام آباد سے کومل مہدی اور طیبہ، علی پور سے زہرا بتول، نازیہ ناصر، زکیہ بانو اور مریم حسن، کری روڈ سے ثمرین شمس، امر پورہ سے نرجس بانو، چکری روڈ سے کنیز علی اور زہرا اور واہ کینٹ سے حبیبہ نے حصہ لیا۔

خطبہ استقبالیہ دیتے ہوئے این وائی ایف ویمن ونگ کی رکن نائلہ علی نے تمام شرکائے محفل کا شکریہ ادا کیا اور ساتھ ہی انہوں نے این وائی ایف ویمن ونگ کے قیام سے اب تک کی کارکردگی پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۲ سے اب تک کی انتھک کوششوں کے نتیجے میں آج ہم ایک کامیاب اور منظم پلیٹ فارم کے سائے تلے یہ عظیم الشان سیمینار شایان شان طریقے سے منعقد کر رہے ہیں۔ تنظیم کی شاندار کارکردگی پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انشاءاللہ مستقبل قریب میں ان تمام جگہوں پر ایسی روح پرور اور ایمان افروز تقریبات اور سیمینارز کا انعقاد کریں گے جہاں آج تک بھی کسی نے نہیں کی۔ درس و تدریس کا ایک جامع نیٹ ورک، مدرسوں کے قیام، طالبات کی رہنمائی اور روزگار کے لئے مواقعوں کی انفارمیشن کو ہر ممکن طریقے سے یقینی بنائیں گے۔

منورہ نے حضرت فاطمۃ الزہراؑ کی ذات گرامی اور اور ان کی حیات طیبہ پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے خواتین پر زور دیا کہ وہ اپنی زندگی اور گھریلو ماحول کو اس عظیم ہستی کے نقش قدم پر چلانے اور ان کی تعلیمات پر عمل پیرا رہنے کی کوشش کریں۔

این وائی ایف ویمن ونگ کی صدر اور صدر محفل مہرین انصاری نے صدارتی خطبہ دیا۔ اپنے پر جوش صدارتی خطبہ میں انہوں

نے کہا کہ اپنے ملک، قوم اور مذہب کی خستہ حالی کے ذمہ دار ہم خود ہیں۔ ہم اسلام سے اور اپنے مذہب سے دور ہو گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے آج ہماری حالت بد سے بدتر ہے۔ مگر اب وقت آ گیا ہے کہ ہم خواتین کو جو کہ ایک بچے کی درسگاہ ہیں، کثیر العلم بن کر ان ہستیوں کی تعلیمات سے منور ہو کر معاشرے کو سنوارنا ہے نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ پورے معاشرے کو ہم ہی نے علم و عمل کا گہوارہ بنانا ہے مگر اس کے لئے ہمیں اپنی شناخت اور اپنی بنیاد کو سمجھنا ہوگا اپنے آپ کو جھنجھوڑنا ہوگا اور ام المومنین، حضرت فاطمہ، حضرت زینب، شاہ سید محمد نوربخش اور میر سید علی ہمدانی کی بتائی ہوئی تعلیمات پر عمل پیرا رہنا ہوگا۔ حضرت فاطمہؑ کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ حضرت فاطمہؑ کی تربیت ہی کا نتیجہ تھا کہ حضرت حسنؑ اور حسینؑ نے اپنے نانا کے دین کی سربلندی کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیں۔ حضرت امام حسینؑ نے جب اپنی ماں کو جھولا جھلاتے، جھاڑو لگاتے، چکی پیستے، دودھ پلاتے اور سینے سے لگاتے وقت لب پہ قرآن پڑھتے دیکھا تو اپنی ماں سے وعدہ کیا کہ کربلا کے تپتے صحرا میں، بھوکے پیاسے، گھر بار لٹا کے، گردن کٹا کے، نیزے پہ سر رکھ کے قرآن سنانا میرا کام ہے۔

تقریری مقابلے میں تمام Debators نے انتہائی پرجوش اور عقیدت و الفت کے ساتھ حصہ لیا۔ ججز کے لیے فیصلہ کرنا بہت دشوار تھا۔ مگر پھر بھی ججز صاحبان کی انتھک کوشش اور گہرے مشاہدہ کے بعد نتائج کا اعلان کیا گیا۔ نتائج میں اسلام آباد سے کومل مہدی نے پہلی، علی پور سے زکیہ بانو نے دوسری، علی پور سے نازیہ ناصر نے تیسری جبکہ علی پور ہی سے زہرا بتول نے چوتھی پوزیشن حاصل کی۔ پوزیشن ہولڈرز کی حوصلہ افزائی کے لیے انعامات اور تمام ڈیبیٹرز کو اسناد پیش کی گئیں۔ انعامات کی تقسیم کے لیے صدر مہرین انصاری کو مدعو کیا گیا۔

سیمینار کے دوران دلچسپی بڑھانے کے لیے وقفے وقفے سے سوالات بھی کئے جاتے رہے اور درست جواب پر انعامات بھی دیے گئے۔

نوربخشی سٹوڈنٹس جنہوں نے سال 2013 اور 2014 میں ماسٹرز ڈگری، حفظ قرآن اور MBBS میں سلیکٹ ہونے والوں کی حوصلہ افزائی کے لیے آنرز سرٹیفکیٹ کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ آنرز سرٹیفکیٹ اور انعامات کے لیے NYF W.Wing کی سرگرم ترین رکن نائلہ کو مدعو کیا گیا۔ آنرز سرٹیفکیٹ حاصل کرنے والوں میں حافظہ عتیقہ نورین، زرینہ بتول، ثریا بتول، سیدہ سکینہ، صائمہ بتول، ملیحہ آمین، حبیبہ راضیہ، منال موسیٰ، صدف یوسف، زاہدہ ابراہیم، مہرین انصاری، زلیخا ابراہیم، ثمینہ سجاد، حافظہ عارفہ غلام نبی، سعدیہ حسین اور نائلہ حسین شامل ہیں۔

خواتین کے شوق اور پرجوش اپیل پر مولانا حافظ ذاکر علی صاحب نے خطبہ پیش کیا۔ اور حضرت فاطمہؑ کی حیات مبارکہ اور جدید دور کی خواتین کو ان کی طرز حیات اختیار کرنے پر زور دیتے ہوئے فلاح اور ہدایت کی دعا بھی فرمائی۔

سیمینار کی اختتامی دعا کے لیے معلمہ مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ علی پور اسلام آباد ماریہ فضل کو سٹیج پر مدعو کیا گیا۔ جنہوں نے دل پگھلا دینے والی اور روح کو تازہ کر دینے والی دعائیہ کلمات سے مقابلے کو اختتامی شکل دی۔ دعائیہ کلمات نے خواتین کو مجبور کر دیا کہ وہ عقیدت اور محبت بنت رسول میں اپنی چاہت کے موتی نچھاور کرتے چلے جائیں۔ اس طرح یہ عظیم اور ایمان افروز اور عقیدت و محبت سے بھرپور سیمینار اختتام پذیر ہوا۔

دو ہزار سے زائد خواتین کے لیے بہترین تبرکات کا اہتمام بھی کیا گیا اور اہل ذوق کے لیے دینی اور تصوف پر لکھی گئی کتابوں کے سٹال کا بھی انتظام تھا۔ اس طرح NYF W.Wing راولپنڈی اسلام آباد کی زیر نگرانی یہ دوسرا عظیم الشان سیمینار بسلسلہ عظمت حضرت فاطمہ زہراؑ خواتین کے بہت بڑے اجتماع کی صورت میں نہایت والہانہ عقیدت، محبت اور جوش و جذبے کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

☆☆☆☆

خصوصی اپیل

نشرواشاعت کا عظیم منصوبہ

اداریہ

نشرواشاعت کا عظیم منصوبہ اور اہلِ صوفیہ نوربخشیہ سے تعاون کی خصوصی اپیل:

ہم نوائے صوفیہ کی وساطت سے یہ اہم ترین حقیقت بار بار اہلِ صوفیہ نوربخشیہ کے گوش گزار کر چکے ہیں کہ مسلکِ صوفیہ نوربخشیہ کے معنوی وجود کی بقا اور ترقی کا نشرواشاعت کے ساتھ چولی دامن کا ساتھ ہے۔ آج سے سات سو برس قبل حضرت شاہ ہمدان علی ثانی علیہ الرحمہ نے دینِ اسلام اور مذہبِ صوفیہ کی آبیاری کا عظیم مقصد حاصل کرنے کے لیے تصنیف و تالیف کو خصوصی ذریعہ بناتے ہوئے سو سے زیادہ کتب اور رسائل تصنیف کیے۔ اسی طرح سلسلۃ الذہب کے دیگر مرشدین نے بھی سیکڑوں کی تعداد میں کتابیں تصنیف کی ہیں، جن میں حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ، حضرت شیخ احمد غزالی، حضرت شیخ عبدالرحمٰن اسفرائنی، حضرت شیخ علاء الدولہ سمنانی، حضرت میر سید محمد نوربخش، حضرت شیخ اسیری لاہیجی رحم اللہ علیہم جیسے صاحبِ تصانیفِ کثیرہ بزرگوں کے علمی ورثے کا ذکر بار بار نوائے صوفیہ کے صفحات پر ہو چکا ہے۔ یقیناً میڈیا کے اس جدید دور میں نشرواشاعت ہمارے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے، جس پر توجہ دیے بغیر مسلکِ صوفیہ نوربخشیہ کے اتحاد بین المسلمین اور امنِ عالم کے اس عظیم پیغام کو دنیا تک پہنچانا ممکن نہیں ہے جس کی اس وقت عالمِ اسلام اور عالمِ انسانیت کو سخت ضرورت ہے۔ اسی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے شاہ ہمدان انٹرنیشنل تصوف یونیورسٹی سکردو کے اربابِ حل و عقد نیز صوفیہ نوربخشیہ کے روشن خیال اور تعلیم یافتہ نوجوانوں نے شاہ ہمدان یونیورسٹی کے شعبہ نشرواشاعت کے قیام کا فیصلہ کیا ہے۔ شعبۂ نشرواشاعت شاہ ہمدان انٹرنیشنل یونیورسٹی کا پہلا برانچ آفس عنقریب راولپنڈی میں کھولا جا رہا ہے جہاں بزرگانِ سلسلۃ الذہب کی جملہ تصانیف کی نشرواشاعت کا بندوبست ہوگا۔ اس سلسلے میں ایک جدید پریس کا قیام بھی عمل میں لایا جا رہا ہے تاکہ ان کتابوں کی اشاعت کے سلسلے میں پیش آنے والی پریشانیوں کا سدِباب ہو سکے۔ اس سلسلے میں جملہ اہلِ صوفیہ نوربخشیہ، بالخصوص نوربخشی علماء اور سکالرز حضرات سے خصوصی گزارش ہے کہ:

۱۔ جن جن علما اور سکالرز نے بزرگانِ سلسلۃ الذہب کی کتابوں کے عربی اور فارسی سے اردو یا انگریزی میں ترجمے کر رکھے ہیں، وہ اپنی نگارشات مسودات کی شکل میں یا سافٹ کاپی کی صورت میں ادارے کو پہنچائیں۔ ان شاء اللہ العزیز آپ کی کتابوں کی اشاعت ہوتے ہی آپ کو اپنے کام کی معقول رائلٹی پیش کی جائے گی۔

۲۔ جن اصحاب کے پاس صوفیہ نوربخشیہ کی قلمی کتابیں موجود ہیں وہ ان کی فوٹو کاپی یا سکین شدہ سافٹ کاپی ادارے کو ارسال کریں تاکہ ادارے کا شعبۂ تصنیف و تالیف ان کتابوں کے ترجمے تیار کریں۔

۳۔ جن طالبعلموں نے ایم اے ایم فل یا پی ایچ ڈی کی سطح پر نوربخشی بزرگوں پر تحقیقی کام کیا ہے وہ بھی اپنے مقالے بغرضِ اشاعت ارسال کر سکتے ہیں۔

۴۔ غیر سندی تحقیق کے سلسلے میں کیے گئے کام بھی جو سلسلۃ الذہب کے بزرگوں کے احوال و آثار سے متعلق ہوں، بغرضِ اشاعت بھیجے جا سکتے ہیں۔

۵۔ کاروباری حضرات نیز سکولوں اور دفاتر کے اربابِ حل و عقد سے گزارش ہے کہ وہ ہر طرح کے لٹریچر، اشتہارات، پوسٹر، لیٹر پیڈز، کارڈز وغیرہ کی چھپوائی کے لیے شاہ ہمدان پریس اینڈ پبلیکیشنز سے رجوع کریں، جس کا دفتر راولپنڈی صدر میں قائم کیا گیا ہے۔ ان شاء اللہ آپ کو کم ریٹ پر معیاری کام کی ضمانت دی جائے گی۔ ادارے کے ساتھ آپ کا تعاون ایک خیر جاریہ کے زمرے میں آئے گا کیونکہ پریس کی جملہ آمدنی کو علمی تحقیق اور نشرواشاعت کے مصرف میں استعمال کیا جائے گا۔

۶۔ یاد رہے کہ نشرواشاعت کے اس ادارے کے قیام کے لیے کوئی عوامی چندہ نہیں کیا گیا ہے، البتہ ادارے کو فعال بنانے کے لیے مزید پندرہ بیس لاکھ روپے کی رقم درکار ہے، چنانچہ نشرواشاعت کی اہمیت کا احساس رکھنے والے تعلیم یافتہ اور مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ وہ ہمارے نمائندوں کے ساتھ خصوصی تعاون کرتے ہوئے دل کھول کر عطیہ جات پیش کریں۔ ان شاء اللہ العزیز آپ کا تعاون عنداللہ ماجور ہوگا۔

منظومات

احسان علی دانش

فلسفہ اقبال اور عصر حاضر

تمہاری بات ہی کچھ اور ہے اے شاعر مشرق
تمہاری فکر کا چرچا رہا ہے آسمانوں میں
مفکر تو، مقرر تو، مفسر تو، مصور تو
تجھے شامل نہیں کرتے فقط رنگیں بیانوں میں
جھپٹنے کا سلیقہ باز کا اڑتے کبوتر پر
نظر آتا تھا تجھ کو اپنی ملت کے جوانوں میں
ثریا کے مکینوں سے تجھے کہنا پڑا آخر
تو شاہین ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں
وہ شاہین اڑ گئے جن کی اڑانیں چوٹیوں پر تھیں
ابھی کرگس کا چرچا ہے جہاں کی گلستانوں میں
تجھے مشرق پسند آیا، ہمیں مغرب سے رغبت ہے
جھلکتا ہے کھلا مغرب ابھی مشرق کے گانوں میں
کہاں رومؔی، کہاں وہ خسروی نغموں سے دل بہلے
بہت ہیں مائیکل جیکسن حرم کے پاسبانوں میں
مسلمانی مسلماں میں اگر کچھ ہے تو اتنی ہے
کہ لحن دلربا باقی ہے ملا کی آذانوں میں
اخوت کی جہانگیری کا عالم بھی نرالا ہے
رکھے ہیں تیر چن چن کر ابھی ہم نے کمانوں میں
محبت کی فراوانی کا منظر دیکھنے آؤ
عدالت میں نظر آئے گا یہ شہروں کے تھانوں میں

☆☆☆☆☆

غزل

نظر جب کچھ نہیں آتا تو پوچھو ہم نے کیا دیکھا
جہاں دیکھا پر ہر اک شے سے خدا شاہد خدا دیکھا
ستاروں سے پرے بھی دل کی دھڑکن میں بھی تو موجود
عجب تفریق میں یا رب ہمارا فاصلہ دیکھا
نظر آیا جہاں بھر کی ہر اک شے میں تیرا جلوہ
تیرا جلوہ ہر اک شے میں ہر اک شے سے جدا دیکھا
معمہ کھل گیا تیرے وجود جاودانی کا
تری دنیا میں جب دیکھا، جسے دیکھا فنا دیکھا
کوئی مسجد ہو کعبہ ہو کلیسا ہو کہ بت خانہ
عبادت میں تری یا رب سبھی کو گم ہوا دیکھا
ہر اک انساں کے چہرے پر تبسم قہقہے دیکھے
ہر اک سینے کے اندر درد کا ماتم بپا دیکھا
خدا کے ایک جلوے سے تم اپنا ہوش کھو بیٹھے
کسی نے طور پر موسیٰ تمہارا حوصلہ دیکھا
بہت دیکھا کیے گلشن میں پھولوں کی جگہ کانٹے
چناروں پر کسی جنگل کے ہم نے گل کھلا دیکھا
سجا کر رکھ دیا ہے شعر کے اسلوب میں احساؔن
ہنسی دیکھی، خوشی دیکھی، برا دیکھا، بھلا دیکھا

☆☆☆☆☆

اخبار تصوف

دنیائے تصوف کی خبریں

جی ایم شاہین

اعتکاف نشینی

گزشتہ دنوں امیر آباد کواس میں جناب بوا داؤد صاحب خپلو ی کی قیادت میں سہ روزہ اعتکاف نشینی کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں پہلے دن اڑتیس دوسرے دن سینتالیس اور آخری دن پچپن معتکفین نے شرکت کی۔ اختتامی محفل ایک شاندار تقریب کے ساتھ ہوئی۔ جس میں ذاکرین، مقررین، علمائے کرام اور لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مقررین نے اعتکاف کی اہمیت اور فضیلت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آخر میں امت مسلمہ کی سلامتی اور اسلام کی سربلندی کے لیے اللہ کی بارگاہ میں دعا فرمائی۔

رپورٹر: غلام علی انصاری

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

عید میلاد النبی

گزشتہ دنوں مدرسہ معروفیہ سینو میں NYF سینو یونٹ کے زیر اہتمام عید میلاد النبی منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت بوا بشیر صاحب نے کی۔ تقریب میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ جلسہ میں طلبہ و طالبات نے حمد، نعت رسول مقبول، منقبت اور قصیدے پیش کیے۔ عاطف معروفی نے ترانہ این وائی ایف بھی پیش کیا۔ آخر میں بوا بشیر صاحب کی دعائیہ کلمات کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

رپورٹر: موسیٰ کلیم

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

اعتکاف نشینی

گزشتہ دنوں اہلیان صوفیہ نوربخشیہ ڈغونی ملا گروپنگ کے زیر اہتمام روحانی استاد جناب کاچو زاد حسین کی قیادت میں تین روزہ اعتکاف نشینی منعقد ہوئی۔ جس میں مختلف علاقوں سے معتکفین نے شرکت کی۔ تقریب کی صدارت الحاج فقیر محمد ابراہیم صاحب نے کی۔ مقررین نے اعتکاف کی فضیلت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

رپورٹر: خادم حسین ارمان

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

محفل میلاد

مسجد العارفین صوفیہ نوربخشیہ کشوباغ سکردو میں عید میلاد النبی کے سلسلے میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت قاری محمد آمین صاحب نے کی اور مہمان خصوصی کی نشست پر مولانا ابراہیم خلیل جلوہ افروز تھے۔ سٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد یوسف معروفی نے کی۔ تلاوت کلام پاک کا شرف قاری شجاعت کوروی نے حاصل کیا۔ شہباز علی اور محمد حسن نے حمد باری تعالیٰ پیش کیا۔ اس کے بعد ساجد تھلوی، شریف کوروی، عنایت تھلوی، نقیب، بشارت اور دوسرے بہت سے نعت خوانوں نے حضور کی بارگاہ اقدس میں عقیدت کے پھول نچھاور کیے۔ اس کے بعد مہمان خصوصی ابراہیم خلیل نے حضور کی سیرت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آخر میں صدر محفل قاری امین صاحب نے دعائیہ کلمات کے ساتھ اس پروقار محفل کو اختتامی شکل دی۔ آخر میں این وائی ایف کشوباغ یونٹ کی طرف سے لنگر کا انتظام بھی کیا گیا۔

رپورٹر: شریف نوری کوروی

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

شاہ سید کانفرنس

گزشتہ دنوں مرکزی مسجد صوفیہ نوربخشیہ کھرکوہ گھربونگ میں

ایک عظیم الشان کانفرنس غوث المتاخرین، سید العارفین حضرت شاہ سید محمد نوربخش رحمۃ اللہ علیہ کے نام منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت میر واعظ خانقاہ معلی صوفیہ نوربخشیہ محترم سید محمد شاہ نے کی۔ سٹیج سیکرٹری کی فرائض جناب عنایت علی نوید اور ایم اقبال خیالی نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کی سعادت شید ہاشم نے حاصل کی۔ اشرف حسین اور کرامت حسین نے حضور کی شان اقدس میں نعت رسول مقبول پیش کی۔ صدر عبد الخالق این وائی ایف نے خطبہ استقبالیہ دیتے ہوئے دور دراز سے آئے ہوئے مہمانوں کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد قصیدہ خوانوں نے شاہ سید محمد نوربخش کی شان میں قصیدے پیش کیے۔ محمد طاہر صاحب نے اپنے خطاب میں قرآن کی روشنی میں عمل عبادت کرنے اور اہل بیت کی حیات طیبہ میں کی گئی عبادات کو سراہا۔ انور علی نے نوجوانوں کی دینی خدمات، جذبات اور غور و فکر کی تعریف کی اور اہل تصوف کی صفوں میں امن و امان برقرار رکھنے پر زور دیا۔ سید جمال الدین صاحب نے شاہ سید محمد نوربخش کی تعلیمات اور ان کی زندگی پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ آخوند محمد ندیم صاحب نے ذکر کے موضوع پر روشنی ڈالی اور ذکر کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ سید عباس صاحب نے اپنے خطاب میں امن و امان کی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالی اور تمام نوربخشیوں کو ایک ہی پلیٹ فارم تلے جمع ہونے اور اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی درخواست کی۔ شیر علی کھرکوی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا اس جیسے عظیم الشان کانفرنس اور محفلیں کا انعقاد ہوتے رہنا چاہیے انہوں نے ایسی ہی محفلیں منعقد کرنے پر زور دیا۔ اس کے علاوہ فدا علی صاحب، مولانا محمد ابراہیم اور دیگر مقررین نے اپنے زرین خیالات کا اظہار کیا۔ صدر محفل جناب سید محمد شاہ صاحب نے اپنے خطاب میں اتحاد و اتفاق کی فضا قائم رکھنے پر زور دیا۔ آپ نے شاہ سید کی شہرہ آفاق تصانیف خصوصاً الفقہ الاحوط اور اصول اعتقادیہ پر عمل کرنے اور شاہ سید کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے مربوط حکمت عملی پیش کی۔ خطاب کے آخر میں مسلک حقہ کی ترقی اور سربلندی کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔ عظیم الشان کانفرنس NYF کا اہتمام کھرکوہ یوتھ نے سرانجام دیا اور اس کانفرنس کو رونق بخشنے کے لیے محلہ کھربونگ کے خواتین و حضرات اور دیگر صاحب ثروت لوگوں نے عطیات دے کر شاہ سید کے حقیقی پیروکار ہونے کا ثبوت دیا۔

رپورٹ: ایم اقبال خیالی، کھرکوی

❀ ☆ ❁ ☆ ❀

تعزیتی اجلاس

ٹیچر الحاج عبدالکریم صاحب کی اچانک وفات پر صوفیہ نوربخشیہ کورو، کھربونگ نے مدرسہ نصرت اسلام صوفیہ نوربخشیہ کھربونگ میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں کھرکوہ کے صوفیہ نوربخشیہ کے جوانوں، بزرگوں اور سرکردگان نے بھرپور شرکت کی۔ اجلاس میں مولانا محمد ابراہیم نے اور دیگر حاضرین محفل نے مرحوم کی سماجی، معاشی اور دینی خدمات کو سراہا اور زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ آخر میں مولانا محمد ابراہیم صاحب نے مرحوم کی ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی اور لواحقین سے اظہار تعزیت کیا۔

رپورٹ: انور علی دانش، سیکریٹری جنرل

❀ ☆ ❁ ☆ ❀

مبارک باد

شیر علی جنرل سیکرٹری این وائی ایف چھلو اور وارڈن شاہ سید ہاسٹل سکردو کو میڈیکل مارکیٹنگ میں گولڈ میڈل ملنے پر، زاہد حسین انجینئر کو ایف پی سی (FPC) سے حال ہی میں گریڈ (17) کے امتحان پاس کرنے پر اور غلام عباس شمسی کو لیکچرر مقرر ہونے پر این وائی ایف چھلو کی طرف سے بالخصوص اور اسلام آباد راولپنڈی میں مقیم جوانان چھلو اور آل این وائی ایف کی طرف سے بالعموم تینوں صاحبان کو متعلقہ فیلڈ میں شاندار کامیابی پر دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ انہیں کامیابی دین کی خدمت کے صلے میں اللہ کی طرف سے ملی ہے۔ انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور مزید دین حقہ کی خدمت اور سربلندی کے لیے کوششیں جاری رکھنے کا عزم کیا۔ یاد رہے یہ تینوں خوش نصیب این وائی ایف چھلو کے بہت ہی سرگرم ارکان ہیں دین کے ہر چھوٹے بڑے کام فرض کفایہ کی طرح ادا کرتے ہیں۔

رپورٹ: نذیر بالاچھلوی

کریس، ہیڈ ماسٹر حاجی مراد علی نورآتی کی سبکدوشی، اعزاز میں تقریب کا انعقاد

محکمہ تعلیم میں طویل عرصہ خدمات سرانجام دینے کے بعد سبکدوش ہونے والے ہیڈ ماسٹر حاجی مراد علی نورآتی کے اعزاز میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے شیخ ہادی علی نائب ناظم تعلیمات ضلع گانچھے نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ محکمہ تعلیم ضلع گانچھے میں اساتذہ کی تعداد بڑھانے کی ضرورت ہے، ایسے میں ایک مخلص با صلاحیت اور کہنہ مشق استاد کی سبکدوشی محکمہ تعلیم کے لئے کسی نقصان سے کم نہیں انہوں نے کہا کہ حاجی مراد علی نورآتی ایک عالم باعمل فرض شناس معلم کی حیثیت رکھتا ہے جن کی سبکدوشی پر افسوس ہے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے علی شاہین صدر ٹیچر ایسوی ایشن گانچھے نے کہا کہ موجودہ صورتحال میں اساتذہ کو وہ حیثیت حاصل نہیں رہا جو ان کا حق بنتا ہے۔انہوں نے کہا کہ گذشتہ کئی سالوں سے اساتذہ سراپا احتجاج ہے جس کے باعث طلبہ کا تعلیمی نظام متاثر ہے۔اپنے خطاب میں مولانا حاجی مراد علی نورآتی نے اپنے اعزاز میں الوداعی تقریب کے انعقاد اور اس میں کثیر تعداد میں مہمانوں کی شرکت پر شکریہ ادا کیا انہوں نے اس موقع پر کہا طلبہ اپنی تمام تر توجہ حصول علم پر مرکوز کریں تعلیم کے بغیر ترقی کسی صورت ممکن نہیں دنیا میں وہی قوم ترقی کرتی ہے جو تعلیم کے میدان میں آگے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے استاد طلبہ کو بلا تفریق تعلیم دینے اور ان کی اخلاقی تربیت کرنے کی کوشش کی اور میں آج اس پر خوش ہوں۔تقریب سے خطاب کرتے ہوئے الحاج حسن نورآتی نے کہا کہ تعلیم کا حصول مرد وخواتین کے لئے لازمی ہے۔انہوں نے کہا کہ طالبات کو حضرت فاطمہ زہراؑ کی سیرت پر چلنے کی ضرورت ہے۔مولانا محسن علی ناقب سربراہ این سی ایچ ڈی گانچھے نے کہا ہے کہ آج حکومت پاکستان کی مہربانی ہے مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کے لئے بھی تعلیم فراہم کی جارہی ہے اس موقع سے استفادہ حاصل نہیں کیا تو جدید دور میں خواتین کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گی۔تقریب سے احسان علی دانش نے مراد علی نورآتی کے اعزاز میں اپنے اشعار پیش کئے، مولانا محمد علی عارف، مولانا محمد باقر و دیگر مقررین نے بھی خطاب کرتے ہوئے حاجی مراد علی نورآتی کی علمی میدان میں خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور ان کو مبارک باد دی۔

رپورٹر: پریس سیکرٹری

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

NYF کھرکوہ کا اجلاس

گزشتہ دنوں NYF کھرکوہ کا ایک اہم اجلاس مدرسہ نصرت الاسلام صوفیہ نوربخشیہ کھرکوہ گھرونگ میں منعقد ہوا۔جس میں کھرکوہ کے معزز علمائے کرام، سرکردہ گان، NYF کے جیالوں اور تصوف کے پروانوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔تلاوت قرآن پاک سے اجلاس کا آغاز ہوا جس کی سعادت قاری صاحب نے حاصل کیا۔

جنرل سیکرٹری انور علی دانش نے اجلاس کا ایجنڈا پیش کیا۔اجلاس میں متفقہ طور پر ایجنڈے پر کام شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔مدرسہ کے تدریسی نظام کی ذمہ داری مولانا ابراہیم، بوطاہر اور ایک معلمہ کے حوالے کی۔اجلاس میں مولانا محمد ابراہیم، بوطاہر، سابقہ ڈسٹرکٹ چیئرمین عبدالکریم، حاجی علی، حاجی حسن، عبدالخالق، انور علی دانش، افتخار علی، عاشق حسین تحر، محمد سلیم آخوند اور دیگر سرکردہ گان اور جوانوں نے اظہار خیال کیا۔

رپورٹر: آخوند سلیم انفارمیشن سیکرٹری NYF کھرکوہ

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

تعزیتی اجلاس

NYF کھرکوہ کا ایک تعزیتی اجلاس مدرسہ نصرت الاسلام صوفیہ نوربخشیہ کھرکوہ گھرونگ میں منعقد ہوا۔اجلاس میں NYF کھرکوہ کے کابینہ ممبران اور لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

اجلاس میں مولانا ابراہیم، عبدالخالق، سرکردہ گان، NYF کے جوانوں اور دیگر شرکاء نے ماسٹر شیر علی کے والد (ڈائریکٹر محمد علی کا چچا) ابو ابراہیم اور الحاج عبدالکریم (المعروف ماسٹر عبدالکریم) مرحوم کے اچانک وفات پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا۔مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی اور لواحقین کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا گیا۔

رپورٹ: ایم۔ اے عاشق کھرکوی

تقریب جشن آزادی

مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ علی پورا سلام آباد کے چاروں کیمپس میں جشن آزادی شایان شان اور جوش و جذبے کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر طلبہ و طالبات نے حمد، نعت، ملی نغمے، تقاریر اور مختلف قسم کے ٹیبلو پیش کیے۔ مقررین نے برصغیر کے مسلمانوں کی اس عظیم قربانی کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور ان کی ایصال و ثواب کے لیے دعا کی۔ طلبہ و طالبات نے اس عزم کا بھی اظہار کیا کہ اس عظیم مملکت کی ترقی اور خوشحالی کے لیے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور تصوف کی روشنی کو پھیلاتے ہوئے اس ملک کو امن کا گہوارہ بنا کر ہی دم لیں گے۔ آخر میں مملکت خداداد پاکستان کی سربلندی، افواج پاکستان کی کامیابی اور ملت اسلامیہ کی آبیاری کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔

رپورٹر: معلمہ ماریہ فضل

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

تقریب حلف برداری

گزشتہ دنوں انجمن محمدیہ صوفیہ نوربخشیہ گلستان فاطمہ کالونی چکری روڈ راولپنڈی کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ جناب غلام محمد صاحب نے تلاوت کلام پاک کا شرف حاصل کیا۔ میٹنگ کا ایجنڈا انجمن کی نئی کابینہ کا چناؤ کرنا تھا۔ جامع مسجد شاہ ہمدان چکری روڈ کے پیش امام جناب حافظ محمد انور صاحب نے اتفاق و اتحاد کے اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہمارا اتفاق سلسلۃ الذھب الصوفیہ سے ہے جو تمام سلاسل تصوف کے سردار ہیں اور تصوف میں پیار و محبت کا درس ملتا ہے۔ آخر میں مندرجہ ذیل کابینہ کا چناؤ کیا گیا۔

مشاورتی کونسل میں جناب مولانا حافظ محمد انور صاحب، جناب غلام محمد صاحب، جناب ماموعبداللہ صاحب، جناب حاجی رضا صاحب، جناب بوا کاظم صاحب۔

کابینہ میں جناب بوا فدا علی صاحب: صدر، جناب یوسف صاحب: سینئر نائب صدر، جناب صوبیدار (ر) شفیع صاحب: نائب صدر، جناب غلام رسول صاحب: جنرل سیکریٹری، جناب ممتاز حسن صاحب: ڈپٹی جنرل سیکریٹری، جناب احمد علی صاحب: فنانس سیکریٹری، جناب سجاد صاحب: ڈپٹی فنانس سیکریٹری، جناب نثار صاحب: پریس سیکریٹری، جناب شیر علی صاحب: ڈپٹی پریس سیکریٹری، جناب صوبیدار (ر) حمید صاحب: انتظامیہ سیکریٹری۔

رپورٹر: پریس سیکرٹری

مضمون نگاروں سے گزارش

تمام مضمون نگاروں سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی تحریریں صاف اور پورے صفحے کی ایک سائیڈ پر ٹائپ یا خوشخط لکھ کر ارسال کریں۔ قرآنی آیات اور احادیث کے الفاظ کو صاف ستھرا اور تلفظ کے ساتھ تحریر کریں۔

نامہ سالک

قارئین کے خطوط

جی ایم شاہین

☆ میں ایک مستقل قاری ہوں۔ نوائے صوفیہ میرا پسندیدہ رسالہ ہے اور میں نے ایک رپورٹ اہل تصوف کے سامنے پیش کرنے کے لیے بھیجا ہے۔ مجھے امید ہے ضرور شامل کریں گے۔ (موسیٰ کلیم)

☆ میں نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں۔ میرا گناہ گار ہاتھ ہمیشہ رسالہ کی ترقی کے لیے مصروف رہتا ہے۔ دو مضامین ارسال ہیں برائے مہربانی نظر ثانی فرما کر شائع کریں۔ شکریہ۔ (عابد نوری)

☆ نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں۔ رسالے کو شوق سے پڑھتا ہوں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسالہ نوائے صوفیہ کو رہتی دنیا تک قائم ودائم رکھے۔ آمین (شریف نوری کوروی)

☆ نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں اللہ تعالیٰ اس رسالے کو ہمیشہ قائم رکھے اور منتظمین نوائے صوفیہ کو دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ ایک مضمون ارسال ہے شائع فرما کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔ شکریہ (ام ایم شاکر تھلوی)

☆ رسالے کے ان تمام کارکنوں کو جو اس رسالے کو شائع کرنے میں اپنی قیمتی وقت صرف کر رہے ہیں، بے لوث خدمات پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ بندہ ناچیز ایک خاموش قاری ہے کافی عرصے بعد ایک خط تحریر کر رہا ہوں امید ہے کہ شمارے میں جگہ ضرور دیں گے۔ اس پر فتن اور جدید دور میں جہاں آج کل الیکٹرونک میڈیا نے پرنٹ میڈیا کو بھی بہت پیچھے چھوڑا ہے۔ ایسے میں یہ رسالہ اہل نوربخشیہ کو مواصلات کے لیے اندھیرے میں چراغ کی مانند ہے۔ یہ رسالہ ہفتہ وار شائع ہونا چاہیے۔ ایک مضمون ارسال ہے موقع کی مناسبت سے ضرور شائع فرمائیں۔ شکریہ (ایم ادریس ظفر حسن آبادی)

☆☆☆☆☆

بقیہ: فضائل رمضان المبارک

حضرت پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا کہ اس ماہ مقدس میں سحری کھانا بھی برکت کی چیز ہے۔ ارشاد فرمایا کہ دن میں بھوک پیاس اور کمزوری سے بچنے کے لیے سحری کا کھانا کھا لیا کرو اور رات کے قیام کی تیاری دوپہر کے وقت نیند کر کے کرو۔ (ابن ماجہ) اور اس بابرکت مہینہ کی خصوصی عبادات میں اعتکاف بھی شامل ہے۔ یہ مبارک عمل حضرت محمد مصطفیؐ کی سنت موکدہ ہے سیدنا حسین بن علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے رمضان المبارک میں دس دن کا اعتکاف کیا اس کو دو حج اور دو عمرے کا ثواب ملے گا۔ (رواہ بیہقی)

روزہ کی نیت رات کو کرنی چاہیے کہ نیت کا تعلق دل سے ہوتا ہے۔ اور نیت کے لیے عموماً اصوم غدا من شهر رمضان اداء لو جوبه قربة الى الله. پڑھی جاتی ہے۔ اور افطار کے وقت پہلے درود شریف کے بعد یوں دعا پڑھی جائے۔

اللهم لک صمت وعلى رزقک افطرت فتقبل منى انک انت السميع العليم. (اوراد صوفیہ)

لہذا اس بابرکت مہینہ میں عبادات سے خصوصی شغف پیدا کیجیے۔ فرض کے علاوہ نوافل تلاوت قرآن مجید اور کثرت سے صدقہ و خیرات کیجیے بے سہارا یتیموں غریبوں کی خبر گیری اور ان کی سحری افطاری کا خصوصی اہتمام کیجیے اور زیادہ سے زیادہ نیکی کمانے کے لیے کمربستہ ہو جایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

رمضان المبارک نیکیوں کا موسم بہار ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں مغفرتوں اور جہنم کی آگ سے نجات کا مہینہ ہے روزہ ڈھال ہے ڈھال کا کام ہے کہ وہ ہتھیار سے تحفظ کا کام دیتی ہے اسی طرح روزہ بھی شیطان کے ہتھیاروں کے خلاف ایک مسلمان کے لیے ڈھال بن جاتا ہے۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اس مقدس اور بابرکت اور مختصر رات میں زیادہ سے زیادہ عبادات میں مشغول رہیں اور فضول کاموں کو وقت نہ دیں۔

ماہنامہ **نوائے صوفیہ انٹرنیشنل** اسلام آباد

حوالہ نمبر__________ تاریخ:__________

محترمی ومکرمی________________صاحب

اسلام وعلیکم___!

عالمِ نوربخشیت میں **ماہنامہ نوائے صوفیہ** پرنٹ میڈیا کا واحد نمائندہ رسالہ ہے۔ جس کی ناگزیریت وافادیت سے کسی کو بھی انکار نہیں۔ چنانچہ اس کی تعمیر وترویج کیلئے تگ ودو کرنا ہر محبِ نوربخشی پر لازم ہے۔ کسی بھی رسالے کی تعمیر وترقی، کامیابی وکامرانی اس کے لکھنے والے قلم کاروں پر ہوتا ہے۔ ایسا ہرگز ممکن نہیں کہ رسالہ معاشی، سماجی، معاشرتی، اخلاقی، علمی، روحانی، تحقیقی اور تربیتی مواد سے مزین ومربوط ہو اور وہ کامیاب نہ ہو۔ اسی طرح کامیابی کی ضمانت بھی جدید علوم وفنون سے آراستہ اور جدید دنیائے اسلام کی تناظر میں قرآن وسنت کی ناقابل تسخیر فکر وفلسفہ ہے۔

لہٰذا ملت نوربخشیت کے علماء کرام، ادیب اور سکالر صاحبان سے بصد التماس ہے کہ قرآنی فلسفہ انقلاب کیلئے ادارہ ہذا کیلئے مضامین ارسال کریں۔ نتیجتاً آپ کے ایمان افروز، فکر انگیز اور دلائل و اشتنباط سے مزین ومطہر زرین خیالات سے عوام مستفید ہو۔

امید قوی ہے کہ آپ جناب ضرور فرض منصبی نبھائیں گے۔

دعا گو!

سلیم تصوفی

چیف کوآرڈینیٹر

نوائے صوفیہ انٹرنیشنل اسلام آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب

شمارہ: 120	ستمبر 2014ء	ہدیہ: 45 روپے

مدیر

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

کمپوزکاری و ڈیزائن کاری

تصوف نیٹ شدل لائبریری علی پور اسلام آباد

اہتمام

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان

پتہ

A-358، سیکٹر G-6/1-1، اسلام آباد، پاکستان

اکاؤنٹ نمبر

چیک ڈرافٹ بنام ماہنامہ نوائے صوفیہ اکاؤنٹ نمبر 8-1773-010،

UBL سیکریٹریٹ برانچ، اسلام آباد

ای میل ایڈریس

مضامین، خبریں و خطوط بذریعہ emial بھی بھیج سکتے ہیں

nawaesufia_intl@yahoo.com

http://www.nyfpk.org/Nawa-i-eSufia.php

پرنٹر اینڈ پبلشر ایم بشیر نے احمد گرافکس پرنٹرز آئی نائن فور اسلام آباد سے چھپوا کر دفتر نوائے صوفیہ A-358، G-6/1-1، اسلام آباد سے شائع کیا۔

احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب

ماہنامہ رسالہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل

فہرست مضامین

ستودکھہ

علی احمد قمر، سلترو گوئما

کھیرس خداسی عرشی کا یانگ بیور بانا　　تھاد خدا معراجی ژھنلا یانگ سکور بانا
دوک فرشتوں خدمتینگ ستروتگسے یری　　عرشی کا شاقسید زیرے یانگ کھور بانا
یانگ می سکیور امت لا گا مشکل چیگینگ　　امتی مشکل پو یانگ لا ژہور بانا
نی ژہے گنگ نیسپونی نالا ژہورمہ چوکس　　ناریی بخشش لا زونسید گور بانا
بے عمل دوک نی ژہے گنگ پو گاتھوبے　　نا ژالے کھور سید جوائی ستور بانا
یانگ قبول بیس نی دی ستودکھو ژتاق زیرے　　نا بچلو نُم ریپے کھیونگسید جور بانا
غفلتینگ دوکسید عمل لا بریپے　　نا کھولا بخشش لا زونسید ژہور بانا
ناکھوری پھیاقپی غدیانی کا یود قمر　　پھیوق پچاژینگ نا شارگو زیرے شور بانا

☆☆☆☆☆

نعت رسول مقبولؐ

احسان علی دانش

ذرے نے مانگ لی ہے کرن آفتاب سے　　امید ہے کرن کی رسالت مآب سے
حدِ نگاہ پھر کوئی صحرا نظر میں ہے　　تشنہ لبی بجھائے جو زم زم کے آب سے
نور جلی ہے ظلمتِ دوراں میں تیرا نام　　روشن ہے دو جہان تیرے آب و تاب سے
یاسین تو، مزمل و طٰہٰ تمہاری ذات　　ظاہر ہے تیری شان خدا کی کتاب ہے
میں نعت گو ہوں آپ کا، احسان ہے تیرا　　کچھ ڈر نہیں ہے اب مجھے روز حساب سے

☆☆☆☆☆

ترانہ این وائی ایف

خادم حسین نوری، نچلوی

منزل کے تعاقب میں بڑھو اس میں بقا ہے این وائی ایف تیرے لیے ماؤں کی دعا ہے
قائم رہے یارب میرے دریا کی روانی
دے مجھ کو ہنر معرفت و شعلہ بیانی
پھر نقش قدم پہ چلا حضرت علی ثانی
سایہ تیری رحمت کا میرے سر پہ سدا ہے این وائی ایف تیرے لیے ماؤں کی دعا ہے
جس لب پہ ادا ذکر خفی، ذکر جلی ہو
مقصود مرا حب نبیؐ، حب علیؑ ہو
مے پی کے اخوت کے جو مخمور سبھی ہو
اس دورِ جفا میں بھی تو ہی اہلِ وفا ہے این وائی ایف تیرے لیے ماؤں کی دعا ہے
جب جورو جفا کا ہو رواج اہلِ جہاں پہ
اُلفت کے دیے تو نے جلائے ہیں وہاں پہ
تکبیر کا نعرہ رہے بس تیری زباں پہ
تجھ میں بھی جو لیاقت ہے وہ بس رب کی عطا ہے این وائی ایف تیرے لیے ماؤں کی دعا ہے
جو اہلِ تصوف ہیں محبانِ علیؑ ہیں
جنیدی و داؤدی و نرگس کی لڑی ہیں
جاری ہے لب پہ ورد اور دل ایمان سے بھری ہیں
ہے ایک ہی پرچم تلے شہ ہے کہ گدا ہے این وائی ایف تیرے لیے ماؤں کی دعا ہے
رندانِ تصوف ذرا میخانے میں آؤ
بٹتے ہیں صفا پھول کے پیمانہ بھی لاؤ
مے معرفتِ حق کی پیو اور پلاؤ
دستور بھی اس بزم محبت کا جدا ہے این وائی ایف تیرے لیے ماؤں کی دعا ہے

ماہنامہ

نوائے صوفیہ انٹرنیشنل

اسلام آباد

شمارہ نمبر 120

قیمت -/45 روپے

ستمبر 2014ء



مرکز تجلیات (مسجد ابراہیمی) خپلو بروق کا روح پرور منظر

جہاں سالکین راہِ خدا ہر سال سہ روزہ، چالیس روزہ اور نوے روزہ اعتکاف نشینی سے

روحانی فیوض و برکات وتزکیہ نفس کی سعادت حاصل کرتے ہیں